تُحفة النُّقَبَاء

في

فضيلةِ العلمِ والعلماء

﴿فروغِ علم وشعور کی اَہمیت و فضیلت﴾

تحقیق و تخریج:

محمد اَفضل قادری، محمد حنیف

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَـوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُـحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱-۴ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۷۰-۹۷-۳-۷۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تُحفة النُّقَبَاء في فضيلةِ العلمِ و العلماء
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	محمد اَفضل قادری، محمد حنیف
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت پریمئر کاغذ	:	100/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تُحفة النُّقَبَاء في فضيلةِ العلمِ والعلماء
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	محمد اَفضل قادری، محمد حنیف
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت اِمپورٹڈ کاغذ	:	-/130 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

فہرس

الصفحة	الأبواب	الرقم
٩	بَابٌ فِي فَضِيلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ مِنَ الْقُرْآنِ ﴿قرآن میں علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾	١.
٣٣	بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ ﴿علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾	٢.
٥١	بَابٌ فِي فَضْلِ صُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ ﴿علماء کرام کی صحبت اختیار کرنے کی فضیلت کا بیان﴾	٣.
٥٥	بَابٌ فِي فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ ﴿طلبِ علم کی فضیلت کا بیان﴾	٤.
٧١	بَابٌ فِيمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ﴿اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے﴾	٥.

الرقم	الأبواب	الصفحة
٦۔	بَابٌ فِي بَذْلِ الْجُهْدِ فِي إِبْلَاغِ الْعِلْمِ ﴿علم پھیلانے میں جدوجہد کا بیان﴾	٧٥
٧.	بَابٌ فِي تَعَلُّمِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى ﴿اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت سے علم سیکھنے کا بیان﴾	١٠٤
٨.	بَابٌ فِي التَّرْهِيْبِ مِنْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ ﴿علم کو چھپانے سے ڈرانے کا بیان﴾	١١٠
٩.	بَابٌ فِي مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ مِنَ الْعُلَمَاءِ ﴿خواہش پرست علماء سے اجتناب کا بیان﴾	١١٥
١٠۔	بَابٌ فِي التَّرْهِيْبِ مِنْ أَنْ يَعْلَمَ الْإِنْسَانُ وَأَلَّا يَفْعَلَ مَا يَقُوْلُ ﴿انسان کے جانتے ہوئے اپنے کہے پر عمل نہ کرنے سے ڈرانے کا بیان﴾	١٢٠

الرقم	الأبواب	الصفحة
١١.	بَابٌ فِي أنَّ قَبْضَ الْعِلْمِ مِنْ عَلامَاتِ الْقِيَامَةِ ﴿علم کا اُٹھایا جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے﴾	١٢٦
١٢.	بَابٌ فِي أنَّ الْعِلْمَ سَيُرْفَعُ بِذِهَابِ الْعُلَمَاءِ ﴿علماء کے چلے جانے سے علم کے اُٹھا لیے جانے کا بیان﴾	١٣٢
۞	مصادر التخريج	١٤١

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي فَضِيلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ فِى الْقُرْآنِ

﴿قرآن میں علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾

۱. وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَo قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُo قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ج فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لا وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَo

’’اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اَشیاء کے) نام سکھا دیئے پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا، اور فرمایا: مجھے ان اشیاء کے نام بتا دو اگر تم (اپنے خیال میں) سچے ہوo فرشتوں نے عرض کیا: تیری ذات (ہر نقص سے) پاک ہے ہمیں کچھ علم نہیں مگر اسی قدر جو تو نے ہمیں سکھایا ہے، بیشک تو ہی (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہےo اللہ نے فرمایا: اے آدم! (اب تم) انہیں ان اشیاء کے ناموں سے آگاہ کرو، پس جب آدم (علیہ السلام) نے انہیں ان اشیاء کے ناموں سے آگاہ کیا تو (اللہ نے) فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) مخفی حقیقتوں کو جانتا ہوں، اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہوo‘‘

۲. وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ط قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ط قَالَ اَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَo

---

۱: البقرة، ۲: ۳۱۔ ۳۳

۲: البقرة، ۲: ۶۷

''اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو، (تو) وہ بولے کیا آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں؟ موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگتا ہوں (اس سے) کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤںo''

٣. وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللهِ هُوَ الْهُدٰى ط وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآئَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍo

''اور یہود و نصاریٰ آپ سے (اس وقت تک) ہرگز خوش نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کے مذہب کی پیروی اختیار نہ کر لیں، آپ فرما دیں کہ بیشک اللہ کی (عطا کردہ) ہدایت ہی (حقیقی) ہدایت ہے، (اُمت کی تعلیم کے لئے فرمایا) اور اگر (بفرضِ محال) آپ نے اس علم کے بعد جو آپ کے پاس (اللہ کی طرف سے) آ چکا ہے، ان کی خواہشات کی پیروی کی تو آپ کے لئے اللہ سے بچانے والا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی مددگارo''

٤. فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَo

''پھر اگر تم حالتِ خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار (جیسے بھی ہو نماز پڑھ لیا کرو)، پھر جب تم حالتِ امن میں آجاؤ تو انہی طریقوں پر اللہ کی یاد کرو جو اس نے تمہیں سکھائے ہیں جنہیں تم (پہلے) نہیں جانتے تھےo''

٣: البقرة، ٢: ١٢٠

٤: البقرة، ٢: ٢٣٩

۵. وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

’’اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: بیشک اللہ نے تمہارے لئے طالوت کو بادشاہ مقرّر فرمایا ہے، تو کہنے لگے کہ اسے ہم پر حکمرانی کیسے مل گئی حالانکہ ہم اس سے حکومت (کرنے) کے زیادہ حق دار ہیں اسے تو دولت کی فراوانی بھی نہیں دی گئی، (نبی نے) فرمایا: بیشک اللہ نے اسے تم پر منتخب کر لیا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ کشادگی عطا فرما دی ہے، اور اللہ اپنی سلطنت (کی امانت) جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے، اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے○‘‘

٦. فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ قف وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰـهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○

’’پھر انہوں نے ان (جالوتی فوجوں) کو اللہ کے امر سے شکست دی، اور داؤد (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے ان کو (یعنی داؤد علیہ السلام کو) حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں جو چاہا سکھایا، اور اگر اللہ لوگوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے نہ ہٹاتا رہتا تو زمین (میں انسانی زندگی بعض جابروں کے مسلسل تسلّط اور ظلم کے باعث) برباد ہو جاتی مگر اللہ تمام جہانوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے○‘‘

۵: البقرة، ۲: ۲٤۷

٦: البقرة، ۲: ۲۵۱

۷. يُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

’’جسے چاہتا ہے دانائی عطا فرما دیتا ہے اور جسے (حکمت و) دانائی عطا کی گئی اسے بہت بڑی بھلائی نصیب ہوگئی، اور صرف وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں جو صاحبِ عقل و دانش ہیں○‘‘

۸. هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ؔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

’’وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جس میں سے کچھ آیتیں محکم (یعنی ظاہراً بھی صاف اور واضح معنی رکھنے والی) ہیں وہی (احکام) کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ (یعنی معنی میں کئی احتمال اور اشتباہ رکھنے والی) ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (فقط) فتنہ پروری کی خواہش کے زیرِ اثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے، اور اس کی اصل مراد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، ساری (کتاب) ہمارے رب کی طرف سے اتری ہے، اور نصیحت صرف اہلِ دانش کو ہی نصیب ہوتی ہے○‘‘

۷: البقرة، ۲: ۲۶۹

۸: آل عمران، ۳: ۷

۹. شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا
بِالْقِسْطِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُo

’’اللہ نے اس بات پر گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (اور ساتھ یہ بھی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ پرستش نہیں وہی غالب حکمت والا ہےo‘‘

۱۰. هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا
لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ط وَاللهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَo

’’سن لو! تم وہی لوگ ہو جو ان باتوں میں بھی جھگڑتے رہے ہو جن کا تمہیں (کچھ نہ کچھ) علم تھا مگر ان باتوں میں کیوں تکرار کرتے ہو جن کا تمہیں (سرے سے) کوئی علم ہی نہیں، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتےo‘‘

۱۱. لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍo

’’بیشک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھےo‘‘

۹: آل عمران، ۳: ۱۸

۱۰: آل عمران، ۳: ۶۶

۱۱: آل عمران، ۳: ۱۶۴

١٢.   وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًاط فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ○

”اور جب اللہ نے ان لوگوں سے پختہ وعدہ لیا جنہیں کتاب عطا کی گئی تھی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے صاف صاف بیان کرو گے اور (جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے) اسے نہیں چھپاؤ گے تو انہوں نے اس عہد کو پسِ پشت ڈال دیا اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت وصول کر لی، سو یہ ان کی بہت ہی بُری خریداری ہے○“

١٣.   وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَط وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍط وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُط وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا○

”اور (اے حبیب!) اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان (دغابازوں) میں سے ایک گروہ یہ ارادہ کر چکا تھا کہ آپ کو بہکا دیں، جبکہ وہ محض اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کا تو کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے، اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے○“

١٢: آل عمران، ٣: ١٨٧

١٣: النساء، ٤: ١١٣

١٤. وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ○

’’اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو بنایا تاکہ تم ان کے ذریعے بیابانوں اور دریاؤں کی تاریکیوں میں راستے پا سکو۔ بیشک ہم نے علم رکھنے والی قوم کے لئے (اپنی) نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں○‘‘

١٥. وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ○

’’اور ہم اسی طرح (اپنی) آیتوں کو بار بار (انداز بدل کر) بیان کرتے ہیں اور یہ اس لئے کہ وہ (کافر) بول اٹھیں کہ آپ نے (تو کہیں سے) پڑھ لیا ہے تاکہ ہم اس کو جاننے والے لوگوں کے لئے خوب واضح کر دیں○‘‘

١٦. وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ○

’’اور بیشک ہم ان کے پاس ایسی کتاب (قرآن) لائے جسے ہم نے (اپنے) علم (کی بنا) پر مفصّل (یعنی واضح) کیا وہ ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے○‘‘

١٧. وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ

www.MinhajBooks.com

١٤: الانعام، ٦: ٩٧

١٥: الانعام، ٦: ١٠٥

١٦: الاعراف، ٧: ٥٢

١٧: التوبة، ٩: ١٢٢

طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ○

’’اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تاکہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیں○‘‘

١٨. هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط مَا خَلَقَ اللهُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ ج يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ○

’’وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) بنایا اور چاند کو (اس سے) روشن (کیا) اور اس کے لئے (کم و بیش دکھائی دینے کی) منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (اوقات کا) حساب معلوم کر سکو، اور اللہ نے یہ (سب کچھ) نہیں پیدا فرمایا مگر درست تدبیر کے ساتھ، وہ (ان کائناتی حقیقتوں کے ذریعے اپنی خالقیت، وحدانیت اور قدرت کی) نشانیاں ان لوگوں کے لئے تفصیل سے واضح فرماتا ہے جو علم رکھتے ہیں○‘‘

١٩. وَكَذٰلِکَ يَجْتَبِيْکَ رَبُّکَ وَيُعَلِّمُکَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْکَ وَعَلٰٓی اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓی اَبَوَيْکَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبَّکَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ○

١٨: یونس، ١٠: ٥

١٩: یوسف، ١٢: ٦

’’اسی طرح تمہارا رب تمہیں (بزرگی کے لئے) منتخب فرما لے گا اور تمہیں باتوں کے انجام تک پہنچنا (یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم) سکھائے گا اور تم پر اور اولادِ یعقوب پر اپنی نعمت تمام فرمائے گا جیسا کہ اس نے اس سے قبل تمہارے دونوں باپ (یعنی پردادا اور دادا) ابراہیم اور اسحاق (علیہما السلام) پر تمام فرمائی تھی۔ بیشک تمہارا رب خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہےo‘‘

۲۰. وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَo

’’اور جب وہ اپنے کمالِ شباب کو پہنچ گیا (تو) ہم نے اسے حکمِ (نبوت) اور علم (تعبیر) عطا فرمایا، اور اسی طرح ہم نیکو کاروں کو صلہ بخشا کرتے ہیںo‘‘

۲۱. وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِىْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِىْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰـكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَo

’’اور جب وہ (مصر میں) داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے انہیں حکم دیا تھا، وہ (حکم) انہیں اللہ (کی تقدیر) سے کچھ نہیں بچا سکتا تھا مگر یہ یعقوب (علیہ السلام) کے دل کی ایک خواہش تھی جسے اس نے پورا کیا، اور (اس خواہش و تدبیر کو لغو بھی نہ سمجھنا تمہیں کیا خبر) بیشک یعقوب (علیہ السلام) صاحبِ علم تھے اس وجہ سے کہ ہم نے انہیں علمِ (خاص) سے نوازا تھا مگر اکثر لوگ (ان حقیقتوں کو) نہیں جانتےo‘‘

۲۰: یوسف، ۱۲: ۲۲

۲۱: یوسف، ۱۲: ۶۸

۲۲. فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ○

”پس یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائی کی بوری سے پہلے ان کی بوریوں کی تلاشی شروع کی پھر (بالآخر) اس (پیالے) کو اپنے (سگے) بھائی (بنیامین) کی بوری سے نکال لیا۔ یوں ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو تدبیر بتائی۔ وہ اپنے بھائی کو بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے (اسیر بنا کر) نہیں رکھ سکتے تھے مگر یہ کہ (جیسے) اللہ چاہے۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کر دیتے ہیں، اور ہر صاحبِ علم سے اوپر (بھی) ایک علم والا ہوتا ہے○“

۲۳. قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

”انہوں نے فرمایا: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ کے حضور کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے○“

۲٤. فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

”پھر جب خوشخبری سنانے والا آ پہنچا اس نے وہ قمیص یعقوب (علیہ السلام) کے

۲۲: یوسف، ۱۲: ۷٦

۲۳: یوسف، ۱۲: ۸٦

۲٤: یوسف، ۱۲: ۹٦

چہرے پر ڈال دیا تو اسی وقت ان کی بینائی لوٹ آئی، یعقوب (علیہ السلام) نے فرمایا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ بیشک میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے o‘‘

۲۵. رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ج فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ o

’’اے میرے رب! بیشک تو نے مجھے سلطنت عطا فرمائی اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر کے علم سے نوازا، اے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے! تو دنیا میں (بھی) میرا کارساز ہے اور آخرت میں (بھی)۔ مجھے حالتِ اسلام پر موت دینا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے o‘‘

۲۶. وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ط قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا م بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ o

’’اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ آپ پیغمبر نہیں ہیں، فرما دیجئے: (میری رسالت پر) میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور وہ شخص بھی جس کے پاس (صحیح طور پر آسمانی) کتاب کا علم ہے o‘‘

۲۷. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ o

۲۵: يوسف، ۱۲: ۱۰۱

۲۶: الرعد، ۱۳: ۴۳

۲۷: النحل، ۱۶: ۴۳

’’اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مَردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے سوتم اہلِ ذکر سے پوچھ لیا کرو اگر تمہیں خود (کچھ) معلوم نہ ہوo‘‘

۲۸. وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًاo

’’اور ہم نے رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو تاریک بنایا اور ہم نے دن کی نشانی کو روشن بنایا تاکہ تم اپنے رب کا فضل (رزق) تلاش کر سکو اور تاکہ تم برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو، اور ہم نے ہر چیز کو پوری تفصیل سے واضح کر دیا ہےo‘‘

۲۹. قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ط اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاo

’’فرما دیجیے: تم اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ، بیشک جن لوگوں کو اس سے قبل علمِ (کتاب) عطا کیا گیا تھا جب یہ (قرآن) انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیںo‘‘

۳۰. فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًاo قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ

۲۸: الإسراء/ بنی اسرائیل، ۱۷: ۱۲

۲۹: الإسراء/ بنی اسرائیل، ۱۷: ۱۰۷

۳۰: الکهف، ۱۸: ۶۵، ۶۶

رُشْدًا٥

”تو دونوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک (خاص) بندے (خضر علیہ السلام) کو پا لیا جسے ہم نے اپنی بارگاہ سے (خصوصی) رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اسے اپنا علم لدنّی (یعنی اسرار و معارف کا الہامی علم) سکھایا تھا٥ اس سے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں آپ کے ساتھ اس (شرط) پر رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے (بھی) اس علم میں سے کچھ سکھائیں گے جو آپ کو بغرضِ ارشاد سکھایا گیا ہے٥“

۳۱. يٰٓاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَالَمْ يَاْتِکَ فَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِکَ صِرَاطًا سَوِيًّا٥

”اے ابّا! بیشک میرے پاس (بارگاہِ الٰہی سے) وہ علم آ چکا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا تم میری پیروی کرو میں تمہیں سیدھی راہ دکھاؤں گا٥“

۳۲. فَتَعٰلَی اللهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓی اِلَيْکَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا٥

”پس اللہ بلند شان والا ہے وہی بادشاہِ حقیقی ہے، اور آپ قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کریں قبل اس کے کہ اس کی وحی آپ پر پوری اتر جائے، اور آپ (رب کے حضور یہ) عرض کیا کریں کہ اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھا دے٥“

۳۱: مریم، ۱۹: ۴۳

۳۲: طه، ۲۰: ۱۱۴

٣٣. وَلُوطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ○

’’اور لوط (علیہ السلام) کو (بھی) ہم نے حکمت اور علم سے نوازا تھا اور ہم نے انہیں اس بستی سے نجات دی جہاں کے لوگ گندے کام کیا کرتے تھے۔ بیشک وہ بہت ہی بری (اور) بدکردار قوم تھی ○‘‘

٣٤. فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ج وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ز وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ط وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ج فَهَلْ اَنْتُمْ شَاكِرُوْنَ ○

’’چنانچہ ہم ہی نے سلیمان (علیہ السلام) کو وہ (فیصلہ کرنے کا طریقہ) سکھایا تھا اور ہم نے ان سب کو حکمت اور علم سے نوازا تھا اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں (تک) کو داؤد (علیہ السلام) کے (حکم کے) ساتھ پابند کر دیا تھا وہ (سب ان کے ساتھ مل کر) تسبیح پڑھتے تھے، اور ہم ہی (یہ سب کچھ) کرنے والے تھے ○ اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو تمہارے لئے زِرہ بنانے کا فن سکھایا تھا تاکہ وہ تمہاری لڑائی میں تمہیں ضرر سے بچائے، تو کیا تم شکرگزار ہو؟ ○‘‘

٣٥. وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِی اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ○

www.MinhajBooks.com

٣٣: الأنبياء، ٢١: ٧٤

٣٤: الأنبياء، ٢١: ٧٩، ٨٠

٣٥: الحج، ٢٢: ٣

”اور کچھ لوگ (ایسے) ہیں جو اللہ کے بارے میں بغیر علم و دانش کے جھگڑا کرتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں٥“

۳۶. وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ٥

”اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ (کی ذات و صفات اور قدرتوں) کے بارے میں جھگڑا کرتے رہتے ہیں بغیر علم و دانش کے اور بغیر کسی ہدایت و دلیل کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے (جو آسمان سے اُتری ہو)٥“

۳۷. اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ٥

”تو کیا انہوں نے زمین میں سیر و سیاحت نہیں کی کہ (شاید ان کھنڈرات کو دیکھ کر) ان کے دل (ایسے) ہو جاتے جن سے وہ سمجھ سکتے یا کان (ایسے) ہو جاتے جن سے وہ (حق کی بات) سن سکتے، تو حقیقت یہ ہے کہ (ایسوں کی) آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں٥“

۳۸. وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ٥

۳۶: الحج، ۲۲: ۸

۳۷: الحج، ۲۲: ٤٦

۳۸: الحج، ۲۲: ٥٤

”اور تاکہ وہ لوگ جنہیں علم (صحیح) عطا کیا گیا ہے جان لیں کہ وہی (وحی جس کی پیغمبر نے تلاوت کی ہے) آپ کے رب کی طرف سے (مبنی) برحق ہے سو وہ اسی پر ایمان لائیں (اور شیطانی وسوسوں کو رد کردیں) اور ان کے دل اس (رب) کے لئے عاجزی کریں، اور بیشک اللہ مومنوں کو ضرور سیدھی راہ کی طرف ہدایت فرمانے والا ہے o“

۳۹. اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِیۡ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ o

”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے، بیشک یہ سب کتاب (لوحِ محفوظ) میں (درج) ہے، یقیناً یہ سب اللہ پر (بہت) آسان ہےo“

۴۰. اَوَلَمۡ يَكُنۡ لَّهُمۡ اٰيَةً اَنۡ يَّعۡلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ o

”اور کیا ان کے لئے (صداقتِ قرآن اور صداقتِ نبوتِ محمدی ﷺ کی) یہ دلیل (کافی) نہیں ہے کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء (بھی) جانتے ہیںo“

۴۱. وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ عِلۡمًا ۚ وَقَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّنۡ عِبَادِهِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ o

”اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان (علیهما السلام) کو (غیر معمولی) علم عطا کیا، اور دونوں نے کہا کہ ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے o“

۳۹: الحج، ۲۲: ۷۰

۴۰: الشعراء، ۲۶: ۱۹۷

۴۱: النمل، ۲۷: ۱۵

۴۲. قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡکَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۟ ۚ لِیَبۡلُوَنِیۡۤ ءَاَشۡکُرُ اَمۡ اَکۡفُرُ ؕ وَمَنۡ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشۡکُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیۡ غَنِیٌّ کَرِیۡمٌ○

’’(پھر) ایک ایسے شخص نے عرض کیا جس کے پاس (آسمانی) کتاب کا کچھ علم تھا کہ میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی نگاہ آپ کی طرف پلٹے (یعنی پلک جھپکنے سے بھی پہلے)، پھر جب (سلیمان علیہ السلام نے) اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا (تو) کہا: یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری، اور جس نے (اللہ کا) شکر ادا کیا سو وہ محض اپنی ہی ذات کے فائدہ کے لئے شکرمندی کرتا ہے اور جس نے ناشکری کی تو بیشک میرا رب بے نیاز، کرم فرمانے والا ہے○‘‘

۴۳. وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسۡتَوٰۤی اٰتَیۡنٰهُ حُکۡمًا وَّعِلۡمًا ؕ وَکَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ○

’’اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور (سنِّ) اعتدال پر آ گئے تو ہم نے انہیں حکم (نبوّت) اور علم و دانش سے نوازا، اور ہم نیکوکاروں کو اسی طرح صلہ دیا کرتے ہیں○‘‘

۴۴. وَقَالَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَیۡلَکُمۡ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیۡرٌ لِّمَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ

۴۲: النمل، ۲۷: ۴۰

۴۳: القصص، ۲۸: ۱۴

۴۴: القصص، ۲۸: ۸۰

صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ○

''اور (دوسری طرف) وہ لوگ جنہیں علمِ (حق) دیا گیا تھا بول اٹھے تم پر افسوس ہے اللہ کا ثواب اس شخص کے لئے (اس دولت و زینت سے کہیں زیادہ) بہتر ہے جو ایمان لایا ہو اور نیک عمل کرتا ہو مگر یہ (اجر و ثواب) صبر کرنے والوں کے سوا کسی کو عطا نہیں کیا جائے گا○''

٤٥. قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِىءُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

''فرما دیجئے: تم زمین میں (کائناتی زندگی کے مطالعہ کے لئے) چلو پھرو پھر دیکھو (یعنی غور و تحقیق کرو) کہ اس نے مخلوق کی (زندگی کی) ابتداء کیسے فرمائی پھر وہ دوسری زندگی کو کس طرح اٹھا کر (ارتقاء کے مراحل سے گزارتا ہوا) نشو ونما دیتا ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے○''

٤٦. وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ○

''اور یہ مثالیں ہیں ہم انہیں لوگوں (کے سمجھانے) کیلئے بیان کرتے ہیں اور انہیں اہلِ علم کے سوا کوئی نہیں سمجھتا○''

٤٧. بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ ۢ بَيِّنٰتٌ فِىْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ○

www.MinhajBooks.com

٤٥: العنکبوت، ٢٩: ٢٠

٤٦: العنکبوت، ٢٩: ٤٣

٤٧: العنکبوت، ٢٩: ٤٩

’’بلکہ وہ (قرآن ہی کی) واضح آیتیں ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ) ہیں جنہیں (صحیح) علم عطا کیا گیا ہے، اور ظالموں کے سوا ہماری آیتوں کا کوئی انکار نہیں کرتاo‘‘

٤٨. وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَo

’’اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق (بھی) ہے اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف (بھی) ہے، بیشک اس میں اہلِ علم (وتحقیق) کے لئے نشانیاں ہیںo‘‘

٤٩. وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ز فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَo

’’اور جنہیں علم اور ایمان سے نوازا گیا ہے (ان سے) کہیں گے درحقیقت تم اللہ کی کتاب میں (ایک گھڑی نہیں بلکہ) اٹھنے کے دن تک ٹھہرے رہے ہو، سو یہ ہے اٹھنے کا دن، لیکن تم جانتے ہی نہ تھےo‘‘

٥٠. وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ لا وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِo

’’اور ایسے لوگ جنہیں علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (کتاب) آپ کے

٤٨: الروم، ۳۰: ۲۲

٤٩: الروم، ۳۰: ٥٦

٥٠: سبا، ۳٤: ٦

رب کی طرف سے آپ کی جانب اتاری گئی ہے وہی حق ہے اور وہ (کتاب) عزّت والے، سب خوبیوں والے (رب) کی راہ کی طرف ہدایت کرتی ہےo‘‘

۵۱. وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ط اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اِنَّ اللهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌo

’’اور انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں، بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں، یقیناً اللہ غالب ہے بڑا بخشنے والا ہےo‘‘

۵۲. أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِo

’’بھلا (یہ مشرک بہتر ہے یا) وہ (مومن) جو رات کی گھڑیوں میں سجود اور قیام کی حالت میں عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے، فرما دیجئے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہو سکتے ہیں۔ بس نصیحت تو عقل مند لوگ ہی قبول کرتے ہیںo‘‘

۵۳. حٰمٓo تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَo

۵۱: فاطر، ۳۵: ۲۸

۵۲: الزمر، ۳۹: ۹

۵۳: حم السجدة، ۴۱: ۱۔۳

’’حامیم (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والے (رب) کی جانب سے اُتارا جانا ہےo (اِس) کتاب کا جس کی آیات واضح طور پر بیان کر دی گئی ہیں علم و دانش رکھنے والی قوم کے لئے عربی (زبان میں) قرآن (ہے)o‘‘

٥٤. قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ط اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَo

’’آپ فرما دیں کہ مجھے بتاؤ تو کہ جن (بتوں) کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا چیز تخلیق کی ہے یا (یہ دکھا دو کہ) آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی کوئی شراکت ہے۔ تم میرے پاس اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب یا (اگلوں کے) علم کا کوئی بقیہ حصہ (جو منقول چلا آ رہا ہو ثبوت کے طور پر) پیش کرو۔ اگر تم سچے ہوo‘‘

٥٥. قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللهِ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْ اَرٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَo

’’انہوں نے کہا کہ (اس عذاب کے وقت کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تمہیں وہی احکام پہنچا رہا ہوں جو میں دے کر بھیجا گیا ہوں لیکن میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جاہل لوگ ہوo‘‘

٥٤: الاحقاف، ٤٦: ٤

٥٥: الاحقاف، ٤٦: ٢٣

٥٦. وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ج حَتّٰى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا قف اُولٰٓـئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْo

”اور ان میں سے بعض وہ لوگ بھی ہیں جو آپ کی طرف (دل اور دھیان لگائے بغیر) صرف کان لگائے سنتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس سے نکل کر (باہر) جاتے ہیں تو ان لوگوں سے پوچھتے ہیں جنہیں علم (نافع) عطا کیا گیا ہے کہ ابھی انہوں نے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے) کیا فرمایا تھا؟ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیںo“

٥٧. وَالطُّوْرِo وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍo فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍo

”(کوہِ) طُور کی قَسمo اور لکھی ہوئی کتاب کی قَسمo (جو) کھلے صحیفہ میں (ہے)o“

٥٨. عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰىo ذُوْ مِرَّةٍ ط فَاسْتَوٰىo

”ان کو بڑی قوّتوں والے (رب) نے (براہِ راست) علم (کامل) سے نوازاo جو حسنِ مُطلَق ہے، پھر اُس (جلوۂ حُسن) نے (اپنے) ظہور کا ارادہ فرمایاo“

٥٩. اَلرَّحْمٰنُo عَلَّمَ الْقُرْاٰنَo خَلَقَ الْاِنْسَانَo عَلَّمَهُ الْبَيَانَo

”(وہ) رحمٰن ہی ہےo جس نے (خود رسولِ عربی ﷺ کو) قرآن سکھایاo

٥٦: محمد، ٤٧: ١٦

٥٧: الطور، ٥٢: ١-٣

٥٨: النجم، ٥٣: ٥، ٦

٥٩: الرحمن، ٥٥: ١-٤

اُسی نے (اِس کامل) انسان کو پیدا فرمایاo اسی نے اِسے (یعنی نبیِّ برحق ﷺ کو ما کان و مایکون کا) بیان سکھایاo‘‘

٦٠. وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰی فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَo

’’اور بیشک تم نے پہلی پیدائش (کی حقیقت) معلوم کر لی پھر تم نصیحت قبول کیوں نہیں کرتے؟‘‘

٦١. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌo

’’اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (اپنی) مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا اور جب کہا جائے کھڑے ہو جاؤ تو تم کھڑے ہو جایا کرو، اللہ اُن لوگوں کے درجات بلند فرما دے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا، اور اللہ اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو خوب آگاہ ہےo‘‘

٦٢. اَللهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًاo

’’اللہ (ہی) ہے جس نے سات آسمان پیدا فرمائے اور زمین (کی تشکیل) میں بھی انہی کی مِثل (تہ بہ تہ سات طبقات بنائے)، ان کے درمیان (نظامِ قدرت کی تدبیر

٦٠: الواقعة، ٥٦: ٦٢

٦١: المجادلة، ٥٨: ١١

٦٢: الطلاق، ٦٥: ١٢

کا) امر اُترتا رہتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہے، اور یہ کہ اللہ نے ہر چیز کا اپنے علم سے احاطہ فرما رکھا ہے۔ (یعنی آنے والے زمانوں میں جب سائنسی اکتشافات کامل ہوں گے تو تمہیں اللہ کی قدرت اور علمِ محیط کی عظمت کا اندازہ ہو جائے گا کہ کس طرح اُس نے صدیوں قبل ان حقائق کو تمہارے لئے بیان فرما رکھا ہے)o‘‘

٦٣. نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَo

’’نون (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) قلم کی قسم اور اُس (مضمون) کی قَسم جو (فرشتے) لکھتے ہیںo

٦٤. اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَo خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُo الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِo عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْo

’’(اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایاo اس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیاo پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہےo جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایاo جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھاo‘‘

٦٥. کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِo

’’ہاں ہاں! کاش تم (مال و زر کی ہوس اور اپنی غفلت کے انجام کو) یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو دنیا میں کھو کر آخرت کو اس طرح نہ بھولتے)o‘‘

٦٣: القلم، ٦٨: ١

٦٤: العلق، ٩٦: ١۔٥

٦٥: التکاثر، ١٠٢: ٥

بَابٌ فِي فَضُلِ الْعِلُمِ وَالْعُلَمَاءِ

﴿علم اور علماء کی فضیلت کا بیان﴾

١/١. عَنُ أَبِي الدَّرُدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوُلُ: مَنُ سَلَکَ طَرِيُقًا يَبْتَغِي فِيُهِ عِلُمًا سَلَکَ اللهُ لَهُ طَرِيُقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَـلَائِکَةَ لَتَضَعُ أَجُنِحَتَهَا رِضَاءً لِطَالِبِ الْعِلُمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسُتَغُفِرُ لَهُ مَنُ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنُ فِي الْأَرُضِ حَتَّى الْحِيُتَانُ فِي الْمَاءِ. وَفَضُلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ کَفَضُلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْکَوَاکِبِ. إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنُبِيَاءِ. إِنَّ الْأَنُبِيَاءَ لَمُ يُوَرِّثُوُا دِيُنَارًا، وَلاَ دِرُهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلُمَ. فَمَنُ أَخَذَ بِهِ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ. رَوَاهُ أَبُوُحَنِيُفَةَ وَالتِّرُمِذِيُّ وَاللَّفُظُ لَهُ.

١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: العلم، باب: ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ٤٨/٥، الرقم: ٢٦٨٢، وأبو حنيفة في المسند، ٥٧/١، وأبو داود في السنن، کتاب: العلم، باب: الحث على طلب العلم، ٣١٧/٣، الرقم: ٣٦٤١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ٨١/١، الرقم: ٢٢٣، والدارمي في السنن، ١١٠/١، الرقم: ٣٤٢، والطبراني في مسند الشاميين، ٢٢٤/٢، الرقم: ١٢٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٦٢/٢، الرقم: ١٦٩٦ـ ١٦٩٧، والديلمي في مسند الفردوس ٧٤/٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٥١/١، الرقم: ١٠٦، والمحاملي في أمالي، ٣٣٠/١، الرقم: ٣٥٤، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١٠١/٢ـ

”حضرت ابودرداء ﷛ سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی طلبِ علم میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے۔ اور بیشک فرشتے طالبِ علم کی رضا کے لئے اس کے پاؤں تلے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور عالم کیلئے زمین و آسمان کی ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں اور عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ بے شک علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاء کرام نے وارثت میں درہم و دینار نہ چھوڑا بلکہ انہوں نے اپنی میراثِ علم چھوڑی۔ پس جس نے اس (میراثِ علم) کو حاصل کیا اس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔“

اس حدیث کو امام ابوحنیفہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٢ / ٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا! إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ، وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار اللہ کا ذکر اور جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے اور عالم اور طالبِ علم کو

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في هوان الدنيا على الله عز وجل، ٤/٥٦١، الرقم: ٢٣٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: مثل الدنيا، ٢/١٣٧٧، الرقم: ٤١١٢، والدارمي في السنن، ١/١٠٦، الرقم: ٣٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٣٦، الرقم: ٤٠٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٢۔

چھوڑ کر بقایا دنیا و ما فیہا سب ملعون ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۳/۳. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی الله عنه قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِيْنَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی الله عنه سے روایت ہے: حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ پس حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: عابد پر عالم کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ (صحابی) پر ہے۔ پھر آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، (تمام) زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں بھی اس شخص کے لئے رحمت طلب کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔‘‘

۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ۵/۵۰، الرقم: ۲۶۸۵، والدارمي في السنن، ۱/۱۰۰، الرقم: ۲۸۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۲۳۳، الرقم: ۷۹۱۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۵۶، الرقم: ۱۳۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۸۴، الرقم: ۳۹، والحسيني في البيان والتعريف، ۲/۱۲۰، الرقم: ۱۲۴۳، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۷/۳۷۹، والمناوي في فيض القدير، ۴/۴۳۲۔

اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا، امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

٤/٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ. فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علمائے کرام زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر و بر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ اور اگر ستارے غروب ہوجائیں تو قریب ہے کہ ان (ستاروں) سے راہنمائی حاصل کرنے والے بھٹک جائیں۔ (یعنی علماء کرام نہیں ہوں گے تو عوام گمراہ ہو جائیں گے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٥/٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: فَقِيهٌ أَشَدُّ

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٧، وابن أبي شيبه في المصنف، ٧/١٨٥، الرقم: ٣٥١٧٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٣٤، الرقم: ٦٤١٨، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٤٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٦، الرقم: ١٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢١، ١٢٢۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في فضل الفقه على العبادة، ٥/٤٨، الرقم: ٢٦٨١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨١، الرقم: ٢٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٩٤، الرقم: ٦١٦٦، وفي مسند الشاميين،

عَلَى الشَّيُطَانِ مِنُ أَلُفِ عَابِدٍ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَابُنُ مَاجه.

وفي رواية: وَلِكُلِّ شَيءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّيُنِ الفِقُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ الُبَيُهَقِيُّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ، ایک ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر سخت اور بھاری ہے۔''

اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

''اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ ہر ایک شے کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔''

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٦/٦. عَنُ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلُعِلُمُ عِلُمَانِ: فَعِلُمٌ فِي الُقَلُبِ وَذٰلِکَ الُعِلُمُ النَّافِعُ، وَعِلُمٌ عَلَى اللِّسَانِ وَتِلُکَ حُجَّةُ اللهِ

٢/١٦١، الرقم: ١١٠٩، وفي المعجم الكبير، ١١/٧٨، الرقم: ١١٠٩٩، والدار قطنی فی السنن، ٣/٧٩، الرقم: ٢٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٦، ٢٦٧، الرقم: ١٧١٢، ١٧١٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٤٨، الرقم: ٤٣٩٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٧، الرقم: ١٣٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢١.

٦: أخرجه الخطيب البغداي في تاريخ بغداد، ٤/٣٤٦، الرقم: ٢١٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٨٢، الرقم:٣٤٣٦١، والدارمي عن الحسن في السنن، ١/١١٤، الرقم: ٣٦٤، والبيهقي فی شعب الايمان، ٢/٢٩٤، الرقم: ١٨٢٥، وابن المبارك في الزهد، ١/٤٠٧، الرقم: ١١٦١، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٨، الرقم: ٤١٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٨، الرقم: ١٣٩.

عَلَى ابْنِ آدَمَ. رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

وفي رواية: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ ثَابِتٌ فِي الْقَلْبِ وَعِلْمٌ فِي اللِّسَانِ فَذٰلِکَ حُجَّةٌ عَلَى عِبَادِهِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے اور یہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔‘‘

اس حدیث کو خطیب بغدادی اور منذری نے اسنادِ حسن کے ساتھ بیان کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ علم دو (طرح کے) ہیں: ایک علم دل میں راسخ ہوتا ہے اور ایک علم زبان پر (جاری ہوتا) ہے۔ پس یہ (دوسرا) علم اللہ کے بندوں پر حجت ہے (یعنی اگر صحیح عمل نہیں کریں گے تو یہ ان کے خلاف گواہ ہوگا)۔‘‘

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٧/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِيْنٍ. وَلَفَقِيْهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ. وَلِكُلِّ

٧: أخرجه الدارقطني في السنن، ٣/٧٩، الرقم: ٢٩٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٩٤، الرقم: ٦١٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٦، الرقم: ١٧١١، ١٧١٢، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١٥٠، الرقم: ٢٠٦، ٢/٢٧، الرقم: ٨١٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٨، الرقم: ١٣٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٣٦٥، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٥/٤٣٦، الرقم: ٢٩٥٧، وفي الجامع لأخلاق الراوى وآداب السامع، ٢/١١٠، الرقم: ١٣٢٨.

شَيءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّينِ الْفِقْهُ. فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ ﷺ: لَأَنْ أَجْلِسَ سَاعَةً فَأَفْقَهَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ لَيْلَةً إِلَى الْغَدَاةِ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ مُخْتَصَرًا وَالْبَيْهَقِيُّ، وَالْمُنْذِرِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کوئی عبادت دین میں تفقہ حاصل کرنے سے بڑھ کر افضل نہیں اور ایک فقیہ ہزار عابدوں سے بڑھ کر شیطان پر بھاری ہے۔ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ (دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا) ہے۔‘‘

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دینی مسائل سمجھنے کے لئے ایک گھڑی بیٹھنا مجھے پوری رات اللہ کی عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔‘‘

’’اسے دارقطنی اور طبرانی نے مختصراً بیان کیا، بیہقی اور منذری کی روایت میں انہی سے مروی یہ الفاظ ہیں: مجھے لیلۃ القدر میں عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔‘‘

٨/٨. عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٧١، الرقم: ٣١٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٨٨، الرقم: ٣٤٤٠٥، والبزار في المسند، ٧/٣٧١، الرقم: ٢٩٦٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٩٧، الرقم: ٣٩٦٠، وفى المعجم الصغير، ٢/٢٥١، الرقم: ١١٤، وأبونعيم فى حلية الاولياء، ٢/٢١٢، الرقم: ١٨٠، والشاشي في المسند، ١/١٣٧، الرقم: ٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٤، الرقم: ١٧٠٣، ١٧٠٦، وفي كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٠٩، الرقم: ٨٢١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٢٦٤، الرقم: ١٠٦٨، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/٢٤٠۔

فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَيْرُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَيْرُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم کی کثرت عبادت کی کثرت سے بہتر ہے اور تمہارے دین کی بھلائی تقویٰ ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا۔

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہی اس سے ملتی جلتی ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم کی کثرت مجھے عبادت کی کثرت سے زیادہ محبوب ہے اور تمہارے دین کی بھلائی تقویٰ میں ہے۔''

اسے امام بزار نے اسنادِ حسن کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٩/٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ

٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٤٠، الرقم: ٣١٠٤٨، ٧/١٦٥، الرقم: ٣٥٠١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٩٢، الرقم: ١٦٨٨٠، والبزار في المسند، ٥/١١٧، الرقم: ١٧٠٠، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٢٣٨، الرقم: ٥٨٥٥، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٥/١٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٤٠، الرقم: ٧٨٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٤٢، الرقم: ٩٣٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٠، الرقم: ١٠١، وقال: رواه البزار والطبراني بإسناد لا بأس به، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢١، وقال: رواه البزار والطبراني في الكبير ورجاله موثّقون.

خَيْرًا، فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَزَّارُ وَهَذَا لَفْظُهُ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھداری عطا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں اس کی ہدایت ڈال دیتا ہے۔''

اسے امام ابن ابی شیبہ اور بزار نے روایت کیا۔ اور یہ الفاظ بزار کے ہیں۔

١٠/١٠. عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَالْفِقْهُ بِالتَّفَقُّهِ. وَمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. وَإِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علم تو صرف سیکھنے سے آتا ہے اور فقہ سمجھنے سے اور جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ہیں۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا۔

١١/١١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٩٥، الرقم: ٩٢٩، وفي مسند الشاميين، ١/٤٣١، الرقم: ٧٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٠، الرقم: ١٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٨۔

١١: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/٥، الرقم: ٦٧٦، وفي المعجم الأوسط، ٥/٧٩، الرقم: ٤٧٢٦، والبيهقي فى شعب الإيمان، ٤/١٦١، الرقم: ٤٦٦٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٣، الرقم: ١١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢١۔

مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عِلْمٍ يَهْدِي صَاحِبَهُ إِلَى هُدًى أَوْ يَرُدُّهُ عَنْ رَدًى. وَلَا اسْتَقَامَ دِيْنُهُ حَتَّى يَسْتَقِيْمَ عَمَلُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَالْأَوْسَطِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْهِ: حَتَّى يَسْتَقِيْمَ عَقْلُهُ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کمانے والے نے فضیلتِ علم کے برابر کوئی کمائی نہیں کی۔ علم، صاحبِ علم کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے یا اسے بے کار کاموں سے روکتا ہے۔ اور جب تک آدمی کا عمل درست نہ ہو دین درست نہیں ہوتا (اور عمل بغیر علم کے درست نہیں ہوتا)۔‘‘

’’اسے امام طبرانی نے المعجم الصغیر میں روایت کیا اور یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں۔ اور ’’اوسط‘‘ کے الفاظ یہ ہیں کہ جب تک آدمی کی عقل درست نہ ہو اس کا دین درست نہیں ہوتا۔‘‘

١٢/١٢. عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَقُوْلُ اللهُ عزوجل لِلْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَعَدَ عَلَى كُرْسِيِّهِ لِقَضَاءِ عِبَادِهِ: إِنِّي لَمْ أَجْعَلْ عِلْمِي وَحُكْمِي فِيْكُمْ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَغْفِرَ لَكُمْ عَلَى مَا كَانَ فِيْكُمْ وَلَا أُبَالِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

١٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/٨٤، الرقم: ١٣٨١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٧، الرقم: ١٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٦، وقال: رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١٤٢، وقال: إسناده جيد۔

روزِ قیامت جب اللہ ﷻ اپنے بندوں کے بارے میں فیصلہ فرمانے کیلئے اپنی کرسی پر تشریف فرما ہوگا تو علماء سے فرمائے گا: میں نے تمہیں اپنا علم اور حکمت و دانائی صرف اس لئے عطا فرمائی کہ تمہارے تمام گزشتہ گناہ معاف فرما دوں اور مجھے (ایسا کرنے میں) کچھ پرواہ نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا۔ طبرانی کے رواۃ ثقہ ہیں۔

١٣/١٣. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَبْعَثُ اللهُ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُمَيِّزُ الْعُلَمَاءَ فَيَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْعُلَمَاءِ، إِنِّي لَمْ أَضَعْ فِيكُمْ عِلْمِي وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعَذِّبَكُمْ. اذْهَبُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو ان سے الگ کرکے فرمائے گا: اے گروہِ علماء! میں نے تمہیں اپنا علم اس لیے نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب دوں۔ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٠٢، الرقم: ٤٢٦٤، وفي المعجم الصغير، ١/٣٥٤، الرقم: ٥٩١، والروياني في المسند، ١/٣٥٣، الرقم: ٥٤٢، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٤٣، الرقم: ٥٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٧، الرقم: ١٣٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٦، وقال: رواه الطبراني في الكبير۔

١٤/١٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يُبْعَثُ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ فَيُقَالُ لِلْعَابِدِ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ. وَيُقَالُ لِلْعَالِمِ: اثْبُتْ حَتَّى تَشْفَعَ لِلنَّاسِ بِمَا أَحْسَنْتَ أَدَبَهُمْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عالم اور عابد کو (روزِ قیامت) اٹھایا جائے گا۔ عابد سے کہا جائے گا: تو جنت میں داخل ہوجا اور عالم سے کہا جائے گا: ٹھہر جا حتی کہ تو لوگوں کی اچھی تربیت کے بدلے اُن کی سفارش کرے۔''

یہ حدیث امام بیہقی اور دیلمی سے مروی ہے۔

١٥/١٥. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ، وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٨، الرقم: ١٧١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٦٥، الرقم: ٨٧٧٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٧، الرقم: ١٣٤، والذهبي فى ميزان الاعتدال، ٦/٥٠٦۔

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٢٣، الرقم: ٢٢٨٠٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٣١٢، الرقم: ١٣٢٩، والحاكم في المستدرك، ١/٢١١، الرقم: ٤٢١، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٨٣، الرقم: ٦٦٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٦٢، الرقم: ٤٤٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٤، الرقم: ١٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٧، وأيضاً، ٨/١٤، والطبري فى تهذيب الآثار، ٢/٥٤٣، الرقم: ٧٨٧۔

''حضرت عبادہ بن صامت ﷺ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرا اُمتی نہیں ہے جس نے ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کی، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے عالموں کی معرفت حاصل نہ کی۔''

اسے امام احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے، اور بخاری نے الادب المفرد میں اور حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کیا۔

١٦/١٦. **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللَّهُمَّ، لَا يُدْرِكُنِي زَمَانٌ، وَلَا تُدْرِكُوْا زَمَانًا، لَا يُتْبَعُ فِيْهِ الْعَلِيْمُ وَلَا يُسْتَحْيَى فِيْهِ مِنَ الْحَلِيْمِ. قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الْأَعَاجِمِ، وَ أَلْسِنَتُهُمْ أَلْسِنَةُ الْعَرَبِ.**

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت سہل بن سعد الساعدی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! مجھے ایسا زمانہ نہ پائے (یعنی میری حیات میں نہ آئے) اور نہ ہی (اے میرے صحابہ!) تم ایسا زمانہ پاؤ جس میں عالم کی اتباع نہیں کی جائے گی اور بردبار سے حیاء نہیں کیا جائے گا۔ ان (نا اہلوں) کے دل اہلِ عجم کے دلوں کی طرح ہوں گے اور ان کی زبانیں اہلِ عرب کی زبانوں کی مانند ہوں گی (یعنی باتوں سے میٹھے ہوں گے اور دل تقویٰ و رضائے الٰہی سے خالی ہوں گے۔)''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٠، الرقم: ٢٢٩٣٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٩٣، الرقم: ٢٠٠٩، وايضاً، ٥/٤٤٢، الرقم: ١٧٣، والحاكم فى المستدرك، ٤/٥٥٥، الرقم: ٨٥٥٧، و البيهقي فى الشعب الايمان، ٦/١٤٦، الرقم: ٧٧٤٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٥، الرقم: ١٧٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٨٣۔

١٧/١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام قَالَ: إِنَّمَا الْأُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ يَتَبَيَّنُ لَکَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ يَتَبَيَّنُ لَکَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ إِلَى عَالِمِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: (زندگی میں پیش آنے والے) معاملات تین ہی ہیں: ایک معاملہ وہ ہے جس کی ہدایت تمہارے لیے واضح ہے پس تم اس کی اتباع کرو اور ایک معاملہ وہ ہے جس کی گمراہی تمہارے لیے واضح ہے پس تم اس سے بچو اور ایک معاملہ وہ ہے جس میں اختلاف ہے (یعنی جو متشابہ ہے) پس تم اسے اس معاملہ کے صاحبِ علم کے پاس لے جاؤ۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا۔

١٨/١٨. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: أَلْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ.

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣١٨، الرقم: ١٠٧٧٤، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٠١، الرقم: ٧٧٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٧٩، الرقم: ٢٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٥٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢١٩۔

١٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٥، الرقم: ١٧٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥١٩، الرقم: ٨٩٤٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١١/١٧٧، الرقم: ٥٨٨٨۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت تین گروہ شفاعت کریں گے: انبیاء، علماء اور شہداء۔''

اسے امام ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا۔

١٩/١٩. عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ مَنْ تَعَبَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ ...... الحديث.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت سعید بن عبد العزیز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اہلِ مدینہ کے نام خط لکھا: جس کسی نے بغیر علم کے عبادت کی اس نے اصلاح سے زیادہ فساد پیدا کیا......''

اسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا۔

٢٠/٢٠. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَلَائِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

١٩: أخرجه الدارمي في السنن، ١/١٠٣، الرقم: ٣٠٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٧٥، الرقم: ٣٥٠٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٩٣، الرقم: ١٨١٩، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ١/٣٤٩۔

٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٧١، الرقم: ٣١٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٨٤، الرقم: ٢٦١١٥، والبزار فى المسند، ٧/٣٧١، الرقم: ٢٩٦٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٩٧، الرقم: ٣٩٦٠، وفى معجم الأوسط، ٤/١٩٦، الرقم: ٣٩٦٠، والبيهقي فى شعب الإيمان، ٢/٣٦٥، الرقم: ١٧٠٦، وأبو نعيم فى حلية الأولياء، ٢/٢١٢، ، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ٢/٣٥٢، الرقم: ٢٦٩٢۔

اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ، وَمَلَاكُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمرو بن قیس ملائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی کثرت عبادت کی کثرت سے بہتر ہے اور تمہارے دین کی روح تقوی و پرہیزگاری ہے۔‘‘

اسے امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔

٢١/٢١. عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّكُمْ قَدْ أَصْبَحْتُمْ فِي زَمَانٍ، كَثِيرٍ فُقَهَاؤُهُ، قَلِيلٍ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٍ مُعْطُوهُ، قَلِيلٍ سُؤَّالُهُ. اَلْعَمَلُ فِيهِ خَيْرٌ مِّنَ الْعِلْمِ. وَسَيَأْتِي زَمَانٌ قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ، كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ، كَثِيرٌ سُؤَّالُهُ، قَلِيلٌ مُعْطُوهُ. اَلْعِلْمُ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الْعَمَلِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حزام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسے زمانے میں ہو کہ جس میں فقہاء کثرت سے ہیں اور خطیب بہت کم ہیں، عطا کرنے والے زیادہ ہیں، سوال کرنے والے کم ہیں۔ اس زمانہ میں عمل علم سے بہتر ہے۔ لیکن عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جس

٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٩٧، الرقم: ٣١١١، وفي مسند الشاميين، ٢/٢٢١، الرقم: ٢٢٥، وعبد الرزاق فى المصنف، ٢/٣٨٢، الرقم: ٣٧٨٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٥/١٥٥، الرقم: ٢١٤٠٩، والحاكم فى المستدرك، ٤/٥٢٩، الرقم: ٨٤٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٧۔

میں فقہاء کم ہوں گے اور خطیب کثرت سے ہوں گے، سوال کرنے والوں کی کثرت ہوگی اور عطا کرنے والے کم ہوں گے۔ اس زمانہ میں علم عمل سے بہتر ہوگا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا۔

٢٢/٢٢. عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ: حَظٌّ مِنْ عِلْمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَظٍّ مِنْ عِبَادَةٍ وَلَأَنْ أُعَافِي فَأَشْكُرَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُبْتُلِيَ فَأَصْبِرَ. قَالَ: وَنَظَرْتُ فِي الْخَيْرِ الَّذِي لَا شَرَّ فِيهِ فَلَمْ أَرَ مِثْلَ الْمُعَافَاةِ وَالشُّكْرِ. رَوَاهُ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ.

’’حضرت مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: علم کا کچھ حصہ مجھے عبادت کے کچھ حصہ سے زیادہ محبوب ہے۔ میں صحت و سلامتی میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤں اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں آزمائش میں ڈالا جاؤں اور اس پر صبر کروں۔ وہ بیان کرتے ہیں میں نے ایسی خیر کے متعلق تدبر کیا کہ جس میں کوئی شر نہ ہو تو میں نے بدنی سلامتی اور شکر جیسی کوئی چیز نہ پائی۔‘‘

اس حدیث کو معمر بن راشد نے بیان کیا۔

٢٣/٢٣. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يُوْزَنُ

٢٢: أخرجه معمر بن راشد في الجامع، ١١/٢٥٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٥٣، الرقم: ٢٠٤٦٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١٠٦، الرقم: ٤٤٣٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٠٤.

٢٣: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٨٦، الرقم: ٤٨٨، والجرجاني في تاريخ جرجان، ١/٩١، الرقم: ٥٢، والسمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ١/١٩٢.

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ فَيَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلَى دَمِ الشُّهَدَاءِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت علماء کے قلم کی سیاہی اور شہداء کے خون کو تولا جائے گا تو علماء کے قلم کی سیاہی شہداء کے خون سے وزنی ہو جائے گی۔''

یہ حدیث دیلمی سے مروی ہے۔

٢٤/٢٤. قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: مَا مِنْ عَمَلٍ أَفْضَلُ مِنْ طَلَبِ الْحَدِيْثِ إِذَا صَحَّتِ النِّيَّةُ فِيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر نیک نیتی سے (علمِ) حدیث حاصل کیا جائے تو اس سے افضل عمل اور کوئی نہیں۔''

اسے ابو نعیم نے روایت کیا۔

www.MinhajBooks.com

٢٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٣٦٦، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٠٩، الرقم: ٤٧١، والقيسراني في تذكرة الحفاظ، ١/٢٠٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٧/٢٥٦، والدارمي فى السنن، ١/١١٣، الرقم: ٣٥٨.

بَابٌ فِي فَضْلِ صُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ

﴿علماء کرام کی صحبت اختیار کرنے کا بیان﴾

١/٢٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ، عَلَيْکَ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ، وَاسْتَمِعْ کَلَامَ الْحُکَمَاءِ، فَإِنَّ اللهَ يُحْيِي الْقَلْبَ الْمَيِّتَ بِنُوْرِ الْحِکْمَةِ کَمَا يُحْيِي الْأَرْضَ الْمَيِّتَةَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ. رَوَاهُ مَالِکٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو (نصیحت کرتے ہوئے) کہا: میرے بیٹے! علماء کے پاس لازمی بیٹھنا اور حکماء کی گفتگو غور سے سننا کیونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نورِ حکمت سے زندہ کرتا ہے جس طرح کہ وہ مردہ زمین کو زوردار بارش سے حیات بخشتا ہے۔‘‘

اسے امام مالک اور طبرانی نے روایت کیا اور الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

٢/٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ جُلَسَائِنَا

٢٥: أخرجه مالك في الموطأ، ٢/١٠٠٢، الرقم: ١٨٢١، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٩٩، الرقم: ٧٨١٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٩٦، الرقم: ٤٥٥٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٣، الرقم: ١٦٢، والقرطبي فى الاستذكار، ٨/٦١٦، الرقم: ١٨٩١.

٢٦: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/٣٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢١٣، الرقم: ٦٣١، والبيهقي فى شعب الإيمان، ٧/٥٧، الرقم: ٩٤٤٦، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٣٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٣، الرقم: ١٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٢.

خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ، وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے بہترین ہم نشیں کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا دیکھنا تمہیں اللہ کی یاد دلا دے، جس کا بولنا تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔''

اسے امام ابو یعلی اور عبد بن حمید نے روایت کیا۔

٢٧/٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الْعِلْمِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو (وہاں) بیٹھ کر فراخی کے ساتھ کھایا پیا کرو۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علم کی مجالس۔''

اس کو امام طبرانی نے روایت کیا۔

www.MinhajBooks.com

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٩٥، الرقم: ١١١٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٦٣، الرقم: ١٦١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٢٦، والمناوي في فيض القدير، ١/ ٤٤٢۔

٢٨/٤. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَکَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَکَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اچھے اور برے مصاحب کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو تحفۃً تمہیں تھوڑی بہت دے گا یا تم اس سے خرید لوگے ورنہ عمدہ خوشبو تو تمہیں پہنچ ہی جائے گی۔ رہی بھٹی والے (لوہار) کی بات تو یا تمہارے کپڑے جلا دے گا ورنہ تمہیں (بھٹی کی) بدبو تو پہنچ ہی جائے گی۔‘‘

٢٩/٥. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ، باب المسك، ٥/٢١٠٤، الرقم: ٥٢١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: إستحباب المجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء ٤/٢٠٢٦، الرقم: ٢٦٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٢٥٣، الرقم: ٧٢٧٠، ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٢٠، الرقم: ٥٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٦، الرقم: ١٠٩٠٩، وفي شعب الإيمان، ٧/٥٤، الرقم: ٩٤٣٥۔

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزُّهْدِ ، باب: ما جاء في صحبة المؤمن، ٤/٦٠٠، الرقم: ٢٣٩٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: من يؤمن أن يجالس، ٤/٢٥٩، الرقم: ٤٨٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣١٤، الرقم: ٥٥٤، وابن مبارك في الزهد، ١/١٢٤، الرقم: ٣٦٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٥١، الرقم: ٨٤٠٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٠٢، الرقم: ٢٠٤٩۔

مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: صرف مومنوں کی مجلس اختیار کرو اور تمہارا کھانا صرف پرہیزگار کھائے۔‘‘

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

﴿طلبِ علم کی فضیلت کا بیان﴾

٣٠/١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، كَانَ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حصولِ علم کے لئے نکلا وہ اس وقت تک اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ واپس نہیں لوٹ آتا۔‘‘

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

٣١/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ

٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: فضل طلب العلم، ٥/٢٩، الرقم: ٢٦٤٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٢٤، الرقم: ٢١١٩، وقال: إسناده حسن، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٢٣٤، الرقم: ٣٨٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٠، الرقم: ١٤٨، والبيهقي فى السنن الكبرى، ١/٢٦٤، الرقم: ٣٧١۔

٣١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم: ٢٦٩٩، والترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: فضل طلب العلم،__

طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِطُوْلِهِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَ ابْنُ مَاجَه.

وَ قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علم کی تلاش میں کسی راہ کا سفر اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔''

اسے امام مسلم نے طوالت سے روایت کیا اور امام ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا۔ یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ابو عیسی نے اسے حسن قرار دیا۔

٣٢/٣. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِکَ؟ قُلْتُ: أُنْبِطُ الْعِلْمَ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ

.... ٥/٢٨، الرقم: ٢٦٤٦، وفي كتاب: القراءات، باب: ما جاء أن القرآن أنزل على سبعة أحرف، ٥/١٩٥، الرقم: ٢٩٤٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨١-٨٢، الرقم: ٢٢٣، ٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٥، الرقم: ٨٢٩٩.

٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله، ٥/٥٤٥-٥٤٦، الرقم: ٣٥٣٥-٣٥٣٦، والنسائي في السنن، كتاب: الطهارة، باب: الوضوء من الغائط والبول، ١/٩٨، الرقم: ١٥٨، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم: ٢٢٦، والشافعي في المسند، ١/١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٨٥، الرقم: ٨٥، والحاكم في المستدرك، ١/١٨٠، الرقم: ٣٤٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٣، الرقم: ١٧.

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ خَارِجٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت زِر بن حُبَیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا: علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بھی اپنے گھر سے طلبِ علم کی نیت سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے اس عمل سے راضی ہو کر اس کیلئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا، اور الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔

۳۳/ ٤. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ، لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَکَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ، وَلَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ

۳۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن وعلمه، ١/٧٩، الرقم: ٢١٩، وعبد الرزاق فى المصنف، ٣/٣٦٦، الرقم: ٥٩٩٢، والطبراني فى المعجم الكبير، ٩/١٣٥، الرقم: ٨٦٦٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٣٨، الرقم: ٨٣٦٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم: ١١٦، ٢/٢٣٢، الرقم: ٢٢١٤، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢٩، الرقم: ٧٨۔

رَكْعَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابو ذر! تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ایک آیت سیکھی ہو تو یہ تمہارے لئے سو رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہو چاہے اس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو یہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعت نوافل ادا کرنے سے بہتر ہے۔‘‘

امام ابن ماجہ نے اسے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا۔

٣٤/٥. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ، وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ هٰكَذَا، ثُمَّ قَالَ: اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الْأَجْرِ وَلَا خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر یہ (دین کا) علم (حاصل کرنا) لازم ہے اس سے پہلے کہ یہ قبض کر لیا جائے اور اس کا قبض ہونا اس کا اٹھا لیا جانا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی

٣٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٣، الرقم: ٢٢٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٢٠، الرقم: ٧٨٧٥، والقضاعي في مسند الشهاب عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ، ١/١٨٨، الرقم: ٢٧٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦، الرقم: ٤٠٢٢، و ٣/٧٣، الرقم: ٤٢٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٦، الرقم: ١٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٢، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣١، الرقم: ٨٤۔

www.MinhajBooks.com

انگلی کو ملا کر فرمایا: عالم اور متعلم اجر میں برابر کے شریک ہیں اور (ان کے علاوہ) باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا۔

٦/٣٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ وَأَفْضَلُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْقَضَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: افضل عبادت فقہ (دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا) ہے اور افضل دین تقویٰ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور قضاعی نے روایت کیا اور مذکورہ الفاظ قضاعی کے ہیں۔

٧/٣٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ:

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٠٧، الرقم: ٩٢٦٤، وفي المعجم الصغير، ٢/٢٥١، الرقم: ١١١٤، وفي المعجم الكبير، ١١/٣٨، الرقم: ١٠٩٦٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٤٩، الرقم: ١٢٩٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٥٤، الرقم: ١٤٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٠، الرقم: ١٠٢، ٢/٣٥٢، الرقم: ٢٦٩١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/١٣٥، ٤/٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٠۔

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠٢، الرقم: ٨٦٩٨، وفى مسند الشاميين، ٣/٢٠٧، الرقم: ٢٠٩٨، والدارمي فى السنن، ١/١٠٤،

قَلِيْلُ الْفِقْهِ خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ، وَكَفٰى بِالْمَرْءِ فِقْهًا إِذَا عَبَدَ اللهَ، وَكَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلًا إِذَا أَعْجَبَ بِرَأْيِهِ. إِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ: مُؤْمِنٌ وَجَاهِلٌ. فَلَا تُؤْذِ الْمُؤْمِنَ، وَلَا تُجَاوِرِ الْجَاهِلَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ مُخْتَصَرًا.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضي اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین میں تھوڑی سمجھ بوجھ بہت سی عبادت سے بہتر ہے اور آدمی کو اتنی فقہ (دین کی سمجھداری) کافی ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اور آدمی کے جاہل ہونے کے لئے صرف یہ بات کافی ہے کہ وہ اپنی رائے پر غرور کرے۔ آدمیوں کی دو قسمیں ہیں: مومن اور جاہل۔ پس مومن کو تکلیف نہ دو اور جاہل کے پڑوس میں مت رہو۔''

اس حدیث امام کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور بیہقی نے مختصراً روایت کیا ہے۔

٨/٣٧. عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ

الرقم: ٣١٤، وايضاً، ١/١١٨، الرقم: ٣٨٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٥، الرقم: ١٧٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٨٤، الرقم: ٤٨٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٠، الرقم: ١٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٠۔

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٥٤، الرقم: ٧٣٤٧، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٩٢، الرقم: ١٣٢، ١٤٦، والدارقطني في السنن، ١/١٩٦، الرقم: ١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٨١، الرقم: ١٢٥٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٤٦، والمنذري في االترغيب و الترهيب، ١/٥٢، الرقم: ١٠٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣١۔

اللهِ ﷺ وَهُوَ مُتَّكِئٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بُرْدٍ لَهُ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ. طَالِبُ الْعِلْمِ لَتَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ وَتُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ حُبِّهِمْ لِمَا يَطْلُبُ.... رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ.

’’حضرت صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ مسجد میں تکیہ پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں علم حاصل کرنے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: طالبِ علم خوش آمدید۔ طالب علم کی ایسی شان ہے کہ بے شک فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور اس پر اپنے پروں سے سایہ فگن رہتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے اوپر سوار ہوجاتے ہیں حتی کہ طلبِ علم کے ساتھ وہ اپنی محبت میں آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں......‘‘

اسے امام طبرانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٩. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَأَدْرَكَهُ كَتَبَ اللهُ لَهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ، وَمَنْ طَلَبَ عِلْمًا فَلَمْ يُدْرِكْهُ كَتَبَ اللهُ كِفْلًا مِنَ الْأَجْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦٨/٢٢، الرقم: ١٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١١٩/١٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢٩٢/١، الرقم: ٤٨١، والمنذري في الترغيب والترهيب ٥٣/١، الرقم: ١١١، وقال: رواه الطبراني في الكبير ورواته ثقات، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٣/١، وقال: رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثّقون۔

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم حاصل کرنا چاہا پھر اسے حاصل کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دگنا اجر لکھ دیتا ہے، اور جس نے علم حاصل کرنا چاہا مگر حاصل نہ کرسکا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک گنا اجر لکھتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا۔

٣٩/١٠. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا انْتَعَلَ عَبْدٌ قَطُّ وَلَا تَخَفَّفَ وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا لِيَغْدُوَ فِي طَلَبِ عِلْمٍ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ حَيْثُ يَخْطُوْ عَتَبَةَ بَابِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ بھی صرف طلبِ علم کے لیے نکلنے کی نیت سے جوتے پہنتا ہے، موزے پہنتا ہے اور لباس پہنتا ہے تو گھر کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔‘‘

اس کو امام طبرانی نے روایت کیا۔

٤٠/١١. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

٣٩: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٧، الرقم: ٥٧٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٥٩، الرقم: ٦١٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٠، الرقم: ١٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٢۔

٤٠: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ١/١١٥، الرقم: ٢٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤١، الرقم: ٢٢٣٧، والحاجي خليفة في كشف الظنون، ١/١٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٢، الرقم: ١٠٧، والقنوجى في أبجد العلوم، ١/٩٢، والربيع فى المسند، ١/٣٠، الرقم: ٢٢، وابن رجب الحنبلي فى جامع العلوم والحكم، ١/٢٣٥۔

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ، فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ ِللهِ خَشْيَةٌ، وَطَلَبُهُ عِبَادَةٌ، وَمُذَاكَرَتُهُ تَسْبِيحٌ، وَالْبَحْثَ عَنْهُ جِهَادٌ، وَتَعْلِيمُهُ لِمَنْ لَا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ، وَبَذْلَهُ لِأَهْلِهِ قُرْبَةٌ، لِأَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَالْمُنْذِرِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو، کیونکہ اس کا سیکھنا اللہ کا خوف پیدا کرتا ہے اور اس کا طلب کرنا عبادت ہے اور اس کا مذاکرہ تسبیح ہے اور اس کی جستجو میں لگے رہنا جہاد ہے اور بے علم کو علم سکھانا صدقہ ہے اور جو اس کا اہل ہو اس پر صرف کرنا (اللہ کی) قربت کا باعث ہے کیونکہ علم حلال و حرام (کے درمیان فرق کا) پیمانہ ہے۔''

اسے امام ابن عبد البر، منذری اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤١/١٢. عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: لَبَابٌ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ تَطَوُّعًا. وَقَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا جَاءَ الْمَوتُ لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِيدٌ.

رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ.

''حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنهما فرماتے ہیں: کسی آدمی کا علم کا ایک باب سیکھنا ہمارے نزدیک ایک ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب طالب علم کو موت آئے اور وہ اسی

٤١: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم: ١١٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٩٠، الرقم: ٧١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٤۔

(طالب علمی کی) حالت میں ہو تو وہ شہید کی موت مرتا ہے۔‘‘

اسے منذری نے روایت کیا اور کہا ہے کہ اسے بزار نے، اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں بیان کیا۔ صرف اُس میں یہ کہا: (طلبِ علم) آدمی کے لئے ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

۱۳/۴۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَمِلَ بِهِ، حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا وَيُرْزَقُ الْوُرُوْدَ عَلَى الْحَوْضِ. رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے حالت امن میں اٹھائے گا اور اسے حوضِ کوثر پر آنے کی توفیق عنایت ہوگی۔‘‘

اسے ربیع نے مسند میں روایت کیا۔

۱۴/۴۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ أَجَلُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَقِيَ اللهَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ إِلَّا دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٤٢: أخرجه الربيع في المسند، ١/ ٣٠، الرقم: ٢١۔

٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٧٤، الرقم: ٩٤٥٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٣، الرقم: ١١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٣۔

نے فرمایا: جس کو طلبِ علم میں موت آئی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور نبیوں کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا۔

١٥/٤٤. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ غَدَا يُرِيْدُ الْعِلْمَ يَتَعَلَّمُهُ لِلّٰهِ، فَتَحَ اللهُ لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَفَرَشَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَكْنَافَهَا، وَصَلَّتْ عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ السَّمَاوَاتِ وَحِيْتَانُ الْبَحْرِ. وَلِلْعَالِمِ مِنَ الْفَضْلِ عَلَى الْعَابِدِ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى أَصْغَرِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ. وَالْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ. إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَلٰكِنَّهُمْ أَوْرَثُوا الْعِلْمَ. فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظِّهِ. وَمَوْتُ الْعَالِمِ مُصِيْبَةٌ لَا تُجْبَرُ وَثُلْمَةٌ لَا تُسَدُّ، وَهُوَ نَجْمٌ طُمِسَ. مَوْتُ قَبِيْلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص رضائے الٰہی کی خاطر علم حاصل کرتے ہوئے صبح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیتا ہے، فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں اور آسمانی فرشتے اور سمندری مچھلیاں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودہویں رات کے چاند کی آسمان کے سب سے

٤٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٣، ٢٦٤، الرقم: ١٦٩٩، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٨٩، الرقم: ٨٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٤، الرقم: ١٦٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٠، الرقم: ١٤٩، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٣/٤٦٢۔

چھوٹے ستارے پر ہوتی ہے۔ علماء، انبیائے کرام کے وارث ہوتے ہیں۔ بے شک انبیاء نے دینار اور درہم کا (کسی کو) وارث نہیں بنایا بلکہ انہوں نے تو وراثت میں علم چھوڑا۔ پس جس نے علم حاصل کیا اس نے اپنا حصہ پا لیا۔ عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کا ازالہ نہیں ہوسکتا اور ایسا خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا اور وہ ایک ستارہ (کی مثل) ہوتا ہے جو غروب ہو جاتا ہے۔ ایک قبیلہ کی موت (کا بوجھ اٹھانا) کسی عالم کی موت سے زیادہ آسان ہوتا ہے۔‘‘

اس کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٥/١٦. عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ.

أَخْرَجَهُ فِي مُسْنَدِهِ.

’’حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔‘‘

٤٥: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/٨٣، وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨١، الرقم: ٢٢٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/٢٢٣، الرقم: ٢٨٣٧، وفي المعجم، ١/٢٥٧، الرقم: ٣٢٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٨٩، الرقم: ٢٠٠٨، وفي المعجم الكبير، ١٠/١٩٥، الرقم: ١٠٤٣٩، والقضاعي مسند الشهاب، ١/١٣٦، الرقم: ١٧٥، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/١٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٠۔

اسے امام ابوحنیفہ نے اپنی مسند میں روایت کیا۔

٤٦/ ١٧. عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي: مَا جَاءَ بِکَ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ. قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے مجھے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا: علم کی تلاش کیلئے آیا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ فرشتے طالب علم کے عمل سے راضی ہوکر اس کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں......‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

٤٧/ ١٨. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَأَنْ

٤٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، ٥/٥٤٥، و٥/٥٤٦، الرقم: ٣٥٣٥، ٣٥٣٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم: ٢٢٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٢٠٤، الرقم: ٧٩٣، و١/٢٠٥، الرقم: ٧٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٩، ٢٤٠، ٢٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم: ١٣٢۔

٤٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة: باب: فضل من تعلم القرآن وعلّمه، ١/٧٩، الرقم: ٢١٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٧٨، الرقم: ١٠٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٣٢، الرقم: ٢٢١٤،__

تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِهِ أَوْ لَمْ يُعْمَلْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: صبح کے وقت تمہارا علم کا کوئی باب سیکھنا چاہے اس پر عمل ہوا یا نہ ہوا وہ تمہارے ایک ہزار رکعت نفل نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

١٩/٤٨. عَنِ الرَّبِيعِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ: طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

’’حضرت ربیع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام شافعی کو فرماتے ہوئے سنا: علم حاصل کرنا نفل نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔‘‘

اسے امام شافعی نے روایت کیا۔

٢٠/٤٩. عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَابٌ مِنَ الْعِلْمِ يَحْفَظُهُ الرَّجُلُ

-------- والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٤٣٤/٣، والكناني في مصباح الزجاجة، ٢٩/١، الرقم: ٧٨۔

٤٨: أخرجه الشافعي في المسند، ٢٤٩/١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٣٨/٢، الرقم: ٣٩١٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١١٩/٩، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ٣١٠/١، الرقم: ٤٧٤، والبغوي في شرح السنة، ٢٨٠/١، والقرطبي في تفسير القرآن العظيم، ٢٩٦/٨۔

٤٩: أخرجه ابن الجعد في المسند، ١٦٣/١، الرقم: ١٠٤٧، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٣٤١/٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢٧٥/٥، وابن جوزي في صفوة الصفوة، ٢٥٩/٣۔

لِصَلَاحِ نَفْسِهِ وَصَلَاحِ مَنْ بَعْدَهُ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ حَوْلٍ.

رَوَاهُ ابْنُ الْجَعْدِ وَأَبُو نُعَيْمٍ.

''حضرت قتادہ ﷛ بیان کرتے ہیں: علم کا کچھ حصہ جسے آدمی اپنے نفس کی اِصلاح اوراپنے بعد آنے والے لوگوں کی اِصلاح کے لئے حاصل کرے ایک سال کی عبادت سے افضل ہے۔''

اس کو ابن جعد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٢١/٥٠. عَنْ أَنَسٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ دِيْنِكُمُ السُّنَنُ وَخَيْرُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے دین کا بہترین حصہ سنن ہیں اور بہترین عبادت فقہ (دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا) ہے۔''

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٥١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: بَابٌ مِنَ الْعِلْمِ نَتَعَلَّمُهُ أَحَبُّ

٥٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٧٥، الرقم: ٢٨٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/١٠٧، الرقم: ٩٢٦٤، والقضاعي في المسند، ٢/٢٤٩، الرقم: ١٢٩٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٠، الرقم: ١٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٠۔

٥١: أخرجه العسقلاني في لسان الميزان، ٢/١٤٥، الرقم: ٦٤٧، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٩/٢٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم: ١١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٤۔

إِلَيْنَا مِنْ أَلْفِ رَكْعَةٍ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا جَاءَ الْمَوْتُ طَالِبَ الْعِلْمِ وَمَاتَ عَلَى حَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ. رَوَاهُ الْعَسْقَلَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبُغْدَادِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ علم کا کچھ حصہ جو ہم سیکھیں ہمیں ایک ہزار رکعت سے زیادہ پسندیدہ ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب طالب علم کو اس حال میں موت آ جائے کہ وہ علم کے حصول میں لگا ہو تو وہ شہید ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام عسقلانی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِيمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّيْنِ

﴿اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے﴾

١/٥٢. عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: مَن يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّيْنِ. وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما

٥٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العلم، باب: من يرد اللّٰه به خيرا يفقّهه في الدين، ٣٩/١، الرقم: ٧١، وفي كتاب: فرض الخمس، باب: قول اللّٰه تعالى فأن للّٰه خمسه وللرسول، ١١٣٤/٣، الرقم: ٢٩٤٨، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق وهم أهل العلم، ٢٦٦٧/٦، الرقم: ٦٨٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: النهي عن المسألة، ٧١٨/٢، الرقم: ١٠٣٧، وبعضه في كتاب: الإمارة، باب: قوله لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم، ١٥٢٤/٣، الرقم: ١٠٣٧، والترمذي عن ابن عباس رضي الله عنهما وحسّنه في السنن، كتاب: العلم، باب: إذا أراد اللّٰه بعبد خيرا فقهه في الدين، ٢٨/٥، الرقم: ٢٦٤٥، وابن ماجه عن معاوية وأبي هريرة رضي الله عنهما في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ٨٠/١، الرقم: ٢٢٠ـ ٢٢١ـ

دیتا ہے، اور میں تو بس تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢/٥٣. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اَلْخَيْرُ عَادَةٌ وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ. وَمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضي الله عنهما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بھلائی عادت ہے (یعنی فطرت میں داخل ہے) اور برائی نفس کی جانب سے ہے، اور اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کا فہم عطا فرما دیتا ہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا۔

٣/٥٤. عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ لَا

٥٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٠، الرقم: ٢٢١، وابن حبان في الصحيح، ٢/٨، الرقم: ٣١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٨٥، الرقم: ٩٠٤، وفي مسند الشاميين، ٢/١٥٩، الرقم: ١١٠٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٠١، ١٧٥، الرقم: ٢٩٩٨، ٢٨٧٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٩، الرقم: ٨٢۔

٥٤: أخرجه مالك في الموطأ، كتاب: القدر، باب: جامع ما جاء في أهل القدر، ٢/٩٠٠، الرقم: ١٥٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٩٢، ٩٣، ١٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٣٩، الرقم: ٧٨٤، والربيع في المسند، ١/٣١، الرقم: ٢٦۔

مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّيْنِ. رَوَاهُ مَالِکٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! جو کچھ تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی نہیں روک سکتا اور جو کچھ تو عطا نہ کرنا چاہے اسے کوئی اور نہیں دے سکتا اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیری بارگاہ میں نفع نہیں پہنچا سکتی (بلکہ تیرا فضل و رحمت اور عملِ صالح ہی موجبِ نجات ہے)۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرما دیتا ہے۔‘‘

اسے امام مالک اور احمد نے روایت کیا، اور یہ الفاظ احمد کے ہیں۔

٤/٥٥. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل لَا يُغْلَبُ وَلَا يُخْلَبُ وَلَا يُنَبَّأُ بِمَا لَا يَعْلَمُ. وَمَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ لَمْ يُبَالِ بِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نہ تو مغلوب ہوسکتا ہے، نہ اسے دھوکہ دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی

٥٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ١٣/ ٣٧١، الرقم: ٧٣٨١، وابن ابي شيبه في المصنف، ٦/ ٢٤٠، الرقم: ٣١٠٤٥-٧، والطبراني في مسند الشاميين، ١/ ٢٤٠، الرقم: ٤٢٨، وفي المعجم الكبير مختصرًا، ١٩/ ٣٦٩، الرقم: ٨٦٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٥٠، الرقم: ١٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٨٣۔

اسے خبر دی جا سکتی ہے جسے وہ نہ جانتا ہو (کیونکہ کوئی چیز اس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے)۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور جسے دین کی سمجھ بوجھ عطا نہیں کرتا اس کی پرواہ نہیں کرتا (کہ وہ اپنی جہالت کے باعث جس وادی میں چاہے ہلاک ہو جائے)۔‘‘

اسے امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا اور یہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

٥٦/٥. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا، جَعَلَ فِيْهِ ثَـلَاثَ خِصَالٍ: فَقَّهَهُ فِي الدِّيْنِ وَزَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَبَصَّرَهُ عُيُوْبَهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَزَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: وَمَنْ أُوْتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوْتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

’’حضرت محمد بن کعب القرظی رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں تین خصلتیں رکھ دیتا ہے: اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے، اسے دنیا سے بے رغبتی عطا کر دیتا ہے اور اس پر اس کے عیوب ظاہر کر دیتا ہے۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا، اور یہ الفاظ بھی بیہقی کے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ ابن کعب نے فرمایا: جسے یہ تین چیزیں عطا کی گئیں تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کر دی گئی۔

٥٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٤٠، الرقم: ٣١٠٤٩، ٧/١٩٣، الرقم: ٣٥٢٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٤٧، الرقم: ١٠٥٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٤٢، الرقم: ٩٣٥.

٦/٥٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِيْنٍ. وَلَفَقِيْهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ، وَلِكُلِّ شَيءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّيْنِ الْفِقْهُ.

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: لَأَنْ أَجْلِس سَاعَةً فَأَفْقَهَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ لَيْلَةً إِلَى الْغَدَاةِ. رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے افضل اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت نہیں کی گئی اور ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک لمحہ بیٹھ کر دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا مجھے پوری رات کی عبادت سے زیادہ عزیز ہے۔

اسے امام دار قطنی، قضاعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/٥٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: قَلِيْلُ الْفِقْهِ

٥٧: أخرجه الدارقطني في السنن، ٣/٧٩، الرقم: ٢٩٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٩٤، الرقم: ٦١٦٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/١٥٠، الرقم: ٢٠٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٤٨، الرقم: ٤٣٩٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٦، الرقم: ١٧١٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٨، الرقم: ١٣٧۔

٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٠٢، الرقم: ٨٦٩٨، والدارمي في السنن، ١/١٠٤، الرقم: ٣١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٧٢،

خَيْرٌ مِنْ كَثِيْرِ الْعِبَادَةِ، وَكَفى بِالْمَرْءِ فِقْهًا إِذَا عَبَدَ اللهَ، وَكَفى بِالْمَرْءِ جَهْلًا إِذَا أُعْجِبَ بِرَأْيِهِ. إِنَّمَا النَّاسُ: رَجُلَانِ مُؤْمِنٌ وَجَاهِلٌ. فَلَا تُؤْذِ الْمُؤْمِنَ وَلَا تُجَاوِرِ الْجَاهِلَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فقہ کی تھوڑی مقدار عبادت کی کثرت سے بہتر ہے۔ آدمی کو اتنی فقہ کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو۔ اور آدمی کی جہالت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنی رائے پر غرور کرتا ہو۔ لوگوں کی دو قسمیں ہیں: مومن اور جاہل۔ مومن کو اذیت نہ دو اور جاہل کی قربت اختیار نہ کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

-------- الرقم: ٧٤٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٠، وأبو الحسين في معجم الشيوخ، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٥٨۔

بَابٌ فِي بَذْلِ الْجُهْدِ فِي إِبْلَاغِ الْعِلْمِ

﴿علم پھیلانے میں جد و جہد کا بیان﴾

١/٥٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد (یعنی رشک) جائز نہیں۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اُسے راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے (علم و) حکمت عطا فرمائی تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اُسے دوسروں کو سکھاتا ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: أجر من قضى بالحكمة، ٢٦١٢/٦، الرقم: ٦٧٢٢، وفي كتاب: العلم، باب: الاغتباط في العلم والحكمة، ٣٩/١، الرقم: ٧٣، وفي كتاب: الزكاة، باب: إنفاق المال في حقه، ٥١٠/٢، الرقم: ١٣٤٣، وفي كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما جاء في اجتهاد القضاة بما أنزل الله تعالى، ٢٦٦٨/٦، الرقم: ٦٨٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه وفضل من تعلم حكمة من فقه أو غيره فعمل بها وعلمها، ٥٥٩/١، الرقم: ٨١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: الحسد، ١٤٠٧/٢، الرقم: ٤٢٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٢٦/٣، الرقم: ٥٨٤٠، وابن حبان في الصحيح، ٢٩٢/١، الرقم: ٩٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١٢٢/٤، الرقم: ٢٤٩٤۔

٦٠/٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَـلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں (اور ان کا ثواب اسے پہنچتا رہتا ہے): صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی اور بخاری نے (الادب المفرد میں) بیان کیا ہے۔ اور ابو عیسی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٦١/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ

٦٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الوصية، باب: ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ٣/١٢٥٥، الرقم: ١٦٣١، والترمذي في السنن، كتاب: الأحكام، باب: في الوقف، ٣/٦٦٠، الرقم: ١٣٧٦، وأبوداود في السنن، كتاب: الوصايا، باب: ما جاء في الصدقة عن الميت، ٣/١١٧، الرقم: ٢٨٨٠، والنسائي في السنن، كتاب: الوصايا، باب: فضل الصدقة عن الميت، ٦/٢٥١، الرقم: ٣٦٥١، وفي السنن الكبرى، ٤/١٠٩، الرقم: ٦٤٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٢، الرقم: ٨٨٣١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢٢، الرقم: ٢٤٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٩٥، الرقم: ٩٣، ٧/٢٨٦، الرقم: ٣٠١٦، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٨، الرقم: ٣٨۔

٦١: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: ثواب معلم الناس الخير،—

يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان شخص علم سیکھے اور پھر وہ اسے اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ نے حسن اسناد سے روایت کیا ہے۔

٤/٦٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ أَوْ نَهرًا

.... ١/٨٩، الرقم: ٢٤٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٥٤، الرقم: ١٤٢١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم: ١٢٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٩/٥٩، والمناوي في فيض القدير، ٢/٣٧، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٥، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٣٢، الرقم: ٥٧٩، وأبو الحجاج المزي في تهذيب الكمال، ١٩/٥٩۔

٦٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٨، الرقم: ٢٤٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢١، الرقم: ٢٤٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٤٨، الرقم: ٣٤٤٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٥، ١٢١، الرقم: ١٢٣، ٤٢٣، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٥، الرقم: ٩٤، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/٦٩، الرقم: ٢٨٦، والمناوي في فيض القدير، ٢/٥٤٠۔

أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کے وہ اعمال اور نیکیاں جن کا ثواب اسے موت کے بعد پہنچتا رہتا ہے ان میں سے ایک علم ہے جو اس نے سکھایا اور پھیلایا۔ (دوسرا) نیک بچہ ہے جو اس نے پیچھے چھوڑا۔ (تیسرا) قرآنِ مجید ہے جو اس نے ورثہ میں چھوڑا۔ (چوتھی) مسجد جو اس نے تعمیر کی۔ (پانچواں) مسافر خانہ جو اس نے بنایا۔ (چھٹی) نہر جو اس نے جاری کرائی یا (ساتواں) صدقہ ہے جو اس نے اپنی زندگی اور صحت کی حالت میں اپنے مال سے نکالا۔ ان تمام اعمال کا ثواب اسے موت کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے حسن اسناد کے ساتھ اور ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶۳/ ۵. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ مَا يَخْلُفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ: وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ وَصَدَقَةٌ تَجْرِي يَبْلُغُهُ أَجْرُهَا وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی

۶۳: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: ثواب معلم الناس الخير، ۱/۸۸، الرقم: ۲۴۱، وابن حبان في الصحيح، ۱/۲۹۵، الرقم: ۹۳، والطبراني فى المعجم الاوسط، ۴/۸، الرقم: ۳۷۷۲، وفي المعجم الصغير، ۱/۲۴۲، الرقم: ۳۹۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۵۵، ۶۸، الرقم: ۱۲۵، ۱۸۸، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۲۲۰، الرقم: ۸۶۶، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/۳۵، الرقم: ۹۳۔

اپنے پیچھے تین نیکیاں چھوڑ جاتا ہے۔ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔ صدقہ جاریہ جس کا ثواب اسے پہنچتا رہتا ہے۔ اور وہ علم جس پر اس کے بعد عمل ہوتا رہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ نے صحیح اسناد کے ساتھ اور ابن حبان نے روایت کیا۔

٦/٦٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ، لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: جس نے علم سکھایا تو اسے اس پر عمل کرنے والے کا بھی اجر ملے گا (جبکہ) عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا۔

٧/٦٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ

٦٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٨، الرقم: ٢٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٩٨، الرقم: ٤٤٦، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٥١، الرقم: ٤٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٦، الرقم: ١٢٩، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٤، الرقم: ٩٢، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٣٢، الرقم: ٥٧٧۔

٦٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم: ٢٢٧، وابن أبي شيبة في المصنف عن أبي الدرداء رضی الله عنه مثله، ٧/١١٥، الرقم: ٣٤٦١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٨، الرقم: ٩٤٠٩، وأبو يعلى في المسند، ١١/٣٥٩، الرقم: ٦٤٧٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٣، الرقم: ١٦٩٨،—

جَاءَ مَسْجِدِي هٰذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ. وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو میری اس مسجد میں صرف خیر سیکھنے یا اسے سکھانے کیلئے آیا تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے اور جو اس کے علاوہ کسی اور نیت سے آیا تو وہ اس آدمی کی طرح ہے جو دوسرے کے مال کی طرف تکتا ہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، احمد، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا۔

۸/٦٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حَجَّتُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَالْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صرف علم سیکھنے یا علم سکھانے کے ارادہ سے مسجد کی طرف گیا تو اس کا اجر اس حاجی کے برابر ہے جس کا حج مکمل ہو۔‘‘

.... والمنذري في الترغيب والترهيب، ۵۹/۱، الرقم: ۱٤٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ۳۱/۱، الرقم: ۸۳۔

٦٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹٤/۸، الرقم: ۷٤۷۳، والطبراني في مسند الشاميين، ۲۳۸/۱، الرقم: ٤۲۳، والحاكم في المستدرك، ۱٦۹/۱، الرقم: ۳۱۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹۷/٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۵۹/۱، الرقم: ۱٤۵، وقال: إسناده صحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۲۳/۱، قال: ورجاله موثّقون كلهم۔

اسے امام طبرانی نے ایسی اسناد سے بیان کیا جس میں کوئی بحث نہیں اور اسے منذری نے بھی روایت کیا۔

٩/٦٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، أَوْ كَرَى نَهرًا، أَوْ حَفَرَ بِئْرًا، أَوْ غَرَسَ نَخْلًا، أَوْ بَنَى مَسْجِدًا، أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا، أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ كَمَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر بندے کی موت اور اس کے قبر میں پہنچ جانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے: کسی کو علم سکھا دیا، یا نہر بنوا دی یا کنواں کھدوا دیا، یا کھجور کا درخت لگا دیا، یا مسجد بنوا دی، یا کسی کو کتاب (قرآن) کا وارث بنا گیا یا پیچھے ایسا لڑکا چھوڑا جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے مغفرت طلب کرتا رہے۔‘‘

اس کو امام بیہقی، بزار، اور ابو نعیم نے بیان کیا جیسا کہ منذری کا قول ہے۔

١٠/٦٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ

٦٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٤٨، الرقم: ٣٤٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٣٠، الرقم: ٣٤٩٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٣، الرقم: ١١٣، و٢/٤١، الرقم: ١٤٢١، و٣/ ٢٥٥، الرقم: ٣٩٣١، وقال: رواه البزار وأبو نعيم والبيهقي، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٦٧، وقال: رواه البزار.

٦٨: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم: ١١٨، والديلمي في السنن الواردة في الفتن، ١/٥٤، الرقم: ٣١٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/٥٠، الرقم: ٣٠٧٤.

تَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ أُعْطِيَ ثَوَابَ سَبْعِيْنَ صِدِّيْقًا.

رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ رَوَاهُ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے علم کا ایک باب اس نیت سے سیکھا کہ وہ اس کی لوگوں کو تعلیم دے گا تو اس کو ستر صدیقین کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔‘‘

اسے منذری نے روایت کیا اور کہا کہ اسے ابو منصور اور دیلمی نے بھی روایت کیا ہے۔

٦٩/١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ. وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ

٦٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم: ٢٦٩٩، والترمذي في السنن، كتاب: القراءات، باب: ما جاء أن القرآن أنزل على سبعة أحرف، ٥/١٩٥، الرقم: ٢٩٤٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم: ٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٢، الرقم: ٧٤٢١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ. وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے کسی مومن بھائی سے دنیاوی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مشکلات میں سے اس سے کوئی مشکل دور فرما دے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگ دست سے مشکل آسان کی تو اللہ تعالیٰ اُسے دنیا اور آخرت میں آسانی دے گا۔ اور جس کسی نے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا۔ اور جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو کوئی طلبِ علم کے لیے کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کی درس و تدریس کرتے ہیں تو ان پر سکون کی دولت نازل ہوتی اور انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا ذکر اُن کے سامنے کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں (اپنے پاس موجود فرشتوں کی مجلس میں اپنے ان بندوں کا تذکرہ کرتا ہے)۔ اور جس شخص کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔“

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

٧٠/١٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: نَضَّرَ

٧٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم: ٢٦٥٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: المناسك، باب: الخطبة يوم النحر، ٢/١٠١٥، الرقم: ٣٠٥٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، والدارمي في السنن، ١/٨٧، الرقم: ٢٣٠، —

اللهُ امْرأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيْطُ مِنْ وَرَائِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے مجھ سے حدیث سنی، اسے اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا اور اسے اچھی طرح یاد کر لیا اور پھر اسے آگے پہنچا دیا۔ کئی حاملینِ فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک بات پہنچاتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا: اول خالص اللہ کیلئے عمل کرنا، دوسرا مسلمان حکمرانوں کی بھلائی چاہنا اور تیسرا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنا کیونکہ (مسلمانوں کی) دعا ان کے پیچھے ہوتی ہے۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٧١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ. فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ: إِحْدَاهُمَا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُوْنَ اللهَ وَالْأُخْرَى يَتَعَلَّمُوْنَ وَيُعَلِّمُوْنَ.

.... والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٣٣، ٢٣٤، الرقم: ٥١٧٩.

٧١: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٣، الرقم: ٢٢٩، والدارمي في السنن، ١/١١١، الرقم: ٣٤٩، والطيالسي في المسند، ١/٢٩٨، الرقم: ٢٢٥١، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٠٦، الرقم: ٤٦٢، وابن المبارك في الزهد، ١/٤٨٨، الرقم: ١٣٨٨.

www.MinhajBooks.com

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: كُلٌّ عَلَى خَيْرٍ. هٰؤُلَاءِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُوْنَ اللهَ. فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ. وَهٰؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَيُعَلِّمُوْنَ. وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا. فَجَلَسَ مَعَهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ اپنے ایک حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ وہاں آپ ﷺ نے لوگوں کو دو حلقوں میں منقسم بیٹھے دیکھا۔ ایک حلقہ کے لوگ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے اور اللہ سے دعا مانگ رہے تھے اور دوسرے حلقہ کے لوگ تعلیم و تعلم میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں نیکی کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اس حلقہ والے قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں۔ خدا اگر چاہے تو انہیں عطا کر دے اور اگر چاہے تو عطا نہ کرے۔ دوسرے حلقہ والے لوگ تعلیم و تعلم میں مشغول ہیں۔ اور میں بھی معلم بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں۔ (یہ فرما کر) آپ ﷺ ان کے ساتھ بیٹھ گئے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱٤/۷۲. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ، فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۷۲: أخرجه الدارمي في السنن، ۱/۱۱۲، الرقم: ۳٥٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹/۱۷٤، الرقم: ۹٤٥٤، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٥١/٦١، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱/٤٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/٥۳، الرقم: ۱۱۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۲۳.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کو موت اس حال میں آئے کہ وہ علم حاصل کر رہا تھا کہ اس علم کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے گا تو اس کے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان جنت میں صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۷۳/۱۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعَمِلَ بِهِ، حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا وَيُرْزَقُ الْوُرُوْدَ عَلَى الْحَوْضِ. رَوَاهُ الرَّبِيْعُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے حالتِ امن میں اُٹھائے گا اور اسے حوضِ کوثر پر آنے کی توفیق عنایت فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو ربیع نے روایت کیا ہے۔

۷۴/۱۶. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تُوْضَعُ حَسَنَاتُ الرَّجُلِ فِي كَفَّةٍ وَسَيِّئَاتُهُ فِي الْكَفَّةِ الْأُخْرَى فَتَشِيْلُ حَسَنَاتُهُ. فَإِذَا أَيِسَ وَظَنَّ أَنَّهَا النَّارُ. جَاءَ شَيْءٌ مِثْلَ السَّحَابِ حَتَّى يَقَعَ فِي حَسَنَاتِهِ فَتَشِيْلُ سَيِّئَاتُهُ. قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: أَتَعْرِفُ هَذَا مِنْ عَمَلِكَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا. فَيُقَالُ: هَذَا مَا عَلَّمْتَ النَّاسَ مِنَ الْخَيْرِ، فَعُمِلَ بِهِ مِنْ بَعْدِكَ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

۷۳: أخرجه الربيع في المسند، ۱/ ۳۰، الرقم: ۲۱۔

۷۴: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱/ ۴۶، وعبد الله بن مبارك في الزهد، ۱/۴۸۷، الرقم: ۱۳۸۴۔

''امام ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک شخص کی نیکیاں (ترازو کے) ایک پلڑے میں رکھی جائیں گی اور اس کے گناہ دوسرے پلڑے میں رکھے جائیں گے۔ اس کی نیکیوں کا پلڑا (وزن میں ہلکا ہونے کی وجہ سے) بلند ہو جائے گا۔ اس صورتحال سے وہ مایوس ہو کر گمان کرے گا کہ یہ (نیکیوں کا کم ہونا اس کے لئے باعث) آگ ہے۔ پھر ایک بادل کی مانند کوئی چیز آ کر اس کی نیکیوں میں شامل ہو جائے گی جس سے اس کی برائیوں والا پلڑا بلند ہو جائے گا (اور نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا)۔ پس اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو اپنے اس عمل کو پہچانتا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ سو کہا جائے گا: یہ اسی خیر پر مشتمل عمل ہے جسے تُو نے لوگوں کو سکھایا، پس تیرے بعد اس پر عمل ہوتا رہا (جس کا تجھے یہ صلہ دیا گیا ہے)۔

اسے امام ابنِ عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۱۷/۷۵. عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ﴾ [الأنبياء، ۲۱:۴۷] قَالَ: يُجَاءُ بِعَمَلِ الرَّجُلِ فَيُوْضَعُ فِي كَفَّةِ مِيْزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَخِفُّ. فَيُجَاءُ بِشَيْءٍ أَمْثَالَ الْغَمَامِ، أَوْ قَالَ مِثْلَ السَّحَابِ، فَيُوْضَعُ فِي كَفَّةِ مِيْزَانِهِ فَيَرْجَحُ. فَيُقَالُ لَهُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَيَقُوْلُ: لَا. فَيُقَالُ لَهُ: هَذَا فَضْلُ الْعِلْمِ الَّذِي كُنْتَ تُعَلِّمُهُ النَّاسَ أَوْ نَحْوَ هَذَا. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

''امام اعظم ابو حنیفہ سے روایت ہے، وہ حماد سے روایت کرتے ہیں، وہ ابراہیم النخعی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿اور ہم قیامت

۷۵: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱: ۴۶، والسيوطي في الدر المنثور، ۳/۴۲۳۔

کے دن عدل وانصاف کے ترازو رکھ دیں گے ﷺ کے بارے میں کہا: قیامت کے دن ایک شخص کے عمل کو لاکر اس کے ترازو کے پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ ہلکا ہوگا۔ پھر بادل جیسی چیز لاکر اس کے ترازو کے پلڑے میں رکھی جائے گی تو وہ جھک جائے گا۔ پس اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو جانتا ہے یہ کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ سو اس کو کہا جائے گا: یہ اس علم کی فضیلت ہے جسے تو لوگوں کو سکھلایا کرتا تھا یا اسی طرح کی بات کہی جائے گی۔‘‘

یہ حدیث امام ابن عبد البر سے مروی ہے۔

۱۸/۷۶. عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ تُوضَعُ مَوَازِينُ الْقِسْطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوزَنُ عَمَلُ الرَّجُلِ فَيَخِفُّ. فَيُجَاءُ بِشَيءٍ مِثْلَ الْغَمَامِ أَوِ السَّحَابِ فَيُوضَعُ فِي مِيزَانِهِ فَيَرْجَحُ. فَيُقَالُ لَهُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَيَقُولُ: لَا. فَيُقَالُ: هَذَا مِنْ عِلْمِکَ الَّذِي عَلَّمْتَهُ النَّاسَ. فَعَمِلُوا بِهِ وَعَلَّمُوهُ مِنْ بَعْدِکَ. رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

’’امام ابو حنیفہ، حماد سے وہ ابراہیم النخعی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ قیامت کے دن عدل وانصاف کے ترازو رکھے جانے کے بعد ایک شخص کے اعمال تولے جائیں گے تو (اس کی نیکیوں کا) پلڑا ہلکا ہوگا۔ پھر بادل کی مثل کوئی چیز لاکر اس کے ترازو میں رکھی جائے گی تو وہ بھاری ہو جائے گا۔ سو اسے کہا جائے گا: کیا تجھے علم ہے کہ یہ کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں۔ کہا جائے گا: یہ تیرا وہ علم ہے جو تو لوگوں کو سکھلایا کرتا تھا۔ پس تیرے بعد انہوں نے اس پر عمل کیا اور اسے تیرے بعد (دوسرے لوگوں کو) سکھلایا (جس کا صلہ تجھے اس شکل میں آج دیا گیا ہے)۔‘‘

اسے امام ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

۷۶: أخرجه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱: ۴۷۔

٧٧/ ١٩. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ. فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ. رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے (دوسروں) تک ایسے ہی پہنچایا جیسے سنا تھا۔ بہت سے لوگ جنہیں علم پہنچایا جائے سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔‘‘

اسے امام ابوحنیفہ، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا، اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٧٨/ ٢٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

٧٧: أخرجه أبو حنيفة في المسند، ١/ ٢٥٢، والترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/ ٣٤، الرقم: ٢٦٥٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: من بلغ علمًا، ١/ ٨٥، الرقم: ٢٣٣، والدارمي في السنن، ١/ ٨٧، الرقم: ٢٣٠، والبزار في المسند، ٥/ ٣٨٢، الرقم: ٢٠١٤، وابن حبان في الصحيح، ١/ ٢٦٨، الرقم: ٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٢٧٤، الرقم: ١٧٣٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٦١، الرقم: ١٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٣٨، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/ ٢٢١۔

٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: ما ذكر عن بني إسرائيل، ٣/ ١٢٧٥، الرقم: ٣٢٧٤، والترمذي في السنن، كتاب:—

بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے (ہر بات) پہنچا دو اگرچہ ایک آیت ہی ہو، اور بنی اسرائیل سے روایات بیان کرو اس میں کوئی گناہ نہیں، اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔‘‘

اسے امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۷۹/ ۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ، فَإِنِّي مَقْبُوْضٌ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن اور علم المیراث سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ کیونکہ (سابقہ انبیاء کی طرح) میرا (بھی) وصال ہونا ہے۔‘‘

العلم، باب: ما جاء في الحديث عن بني إسرائيل، ٥/ ٤٠، الرقم: ٢٦٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٥٩، الرقم: ٦٤٨٦، والطبراني في المعجم الصغير، ١/ ٢٨١، الرقم: ٤٦٢۔

٧٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الفرائض، باب: ما جاء في تعليم الفرائض، ٤/ ٤١٣، الرقم: ٢٠٩١، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/ ٦٣، الرقم: ٦٣٠٥۔ ٦٣٠٦، والدارقطني في السنن، ٤/ ٨١، الرقم: ٤٥، والحاكم في المستدرك، ٤/ ٣٦٩، الرقم: ٧٩٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٠٨، الرقم: ١١٩٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/ ٢٢٣۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨٠/٢٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ: اعْلَمْ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اعْلَمْ، يَا بِلَالُ. قَالَ: مَا أَعْلَمُ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيْتَتْ بَعْدِي، فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا تُرْضِي اللهَ وَرَسُوْلَهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه. قَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال بن الحارث سے فرمایا: جان لے، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! جان لے، اس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو مٹ چکی تھی تو اس کو اس پر عمل کرنے والے کی مثل اجر ملے گا، جبکہ ان کے اجور میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس کسی نے (گمراہی کی طرف لے جانے والی) بدعت ضلالہ نکالی جس سے اللہ اور اس کے رسول کی رضا حاصل نہیں ہوتی، تو اس کو اس پر اتنا ہی گناہ

٨٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ٥/٤٥، الرقم: ٢٦٧٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: من أحيا سنة قد أميتت، ١/٧٦، الرقم: ٢٠٩، والبزار في المسند، ٨/٣١٤، ٣١٥، الرقم: ٣٣٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٣٤٤، الرقم: ٢٤٤٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٢٠، الرقم: ٢٨٩۔

ہے جتنا اس برائی کا ارتکاب کرنے والوں کو ہو گا جبکہ ان لوگوں کے (گناہوں کے) بوجھ میں کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸۱/۲۳. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيْهٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سن کر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے آگے پہنچا دیا۔ بہت سے سمجھ بوجھ رکھنے والے اپنے سے زیادہ فہم و بصیرت رکھنے والے شخص کو (حدیث) پہنچاتے ہیں اور بہت سے فقہ کے حامل احباب درحقیقت فقیہ نہیں ہوتے۔‘‘

۸۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ۵/۳۳، أبو داود في السنن، كتاب: العلم، باب: فضل نشر العلم، ۳/۳۲۲، الرقم: ۳۶۶۰، الرقم: ۲۶۵۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۸۳، الرقم: ۲۱۶۳۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۳/۴۳۱، الرقم: ۵۸۴۷، والدارمي في السنن، ۱/۸۶، الرقم: ۲۲۹، والبزار في المسند، ۸/۳۴۲، الرقم: ۳۴۱۶، وابن حبان في الصحيح، ۱/۲۷۰، الرقم: ۶۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۱۴۳، الرقم: ۴۸۹۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۲۷۴، الرقم: ۱۷۳۶، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۴۷، الرقم: ۷۲۔

اسے امام ترمذی، نسائی اور ابوداود نے روایت کیا ہے اور الفاظ بوداود کے ہیں۔

٢٤/٨٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْكُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم (مجھ سے حدیث) سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائے گی، اور جس (تابعی) نے تم سے سنا اس سے بھی سنی جائے گی۔‘‘

اسے امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٨٣. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي، فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا. فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ

٨٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: العلم، باب: فضل نشر العلم، ٣/٣٢١، الرقم: ٣٦٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٢١، الرقم: ٢٩٤٧، والطبراني في المعجم الأوسط برواية ثابت بن قيس بن شماس، ٦/١٩١، الرقم: ٥٦٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/١٧٤، ٣٢٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٥٠۔

٨٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٦٢، الرقم: ٢٩٤، والدارمي في السنن، ١/٨٦، الرقم: ٢٢٨، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٠٨، الرقم: ٧٤١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢٧، الرقم: ١٥٤٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٠٧، الرقم: ١٤٢١، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢/١٨٤، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٢٧٠، الرقم: ٢٦٠٤۔

أَفْقَهُ مِنهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت جبیر بن مطعم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ منٰی میں مسجد خیف میں کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے میری بات کو سن کر اسے یاد رکھا پھر اسے اس تک پہنچا دیا جس نے اسے نہیں سنا تھا۔ پس بہت سے فقہ کے حامل درحقیقت سمجھ بوجھ نہیں رکھتے اور بہت سے سمجھ بوجھ کے حامل (میری بات کو اس شخص تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ بصیرت وفہم رکھتا ہے۔‘‘

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٨٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ اللهِ: عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا. وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم سیکھو اور (لوگوں کے امور میں) آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو۔ اور (اے سننے والے) جب تجھے غصہ آئے تو سکوت اختیار کر، جب تجھے غصہ آئے تو خاموش ہو جا اور جب تجھے غصہ آئے تو خاموش ہو جا (تین بار تاکید فرمائی)۔‘‘

اسے امام احمد، بخاری (نے الادب المفرد میں) اور بیہقی نے روایت کیا۔

www.MinhajBooks.com

٨٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٣، الرقم: ٢٥٥٧، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٤٢٤، الرقم: ١٦٥٩، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٩٥، الرقم: ٢٤٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٠٩، الرقم: ٨٢٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣١۔

٢٧/٨٥. عَنْ أَبِي قِرْصَافَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: حَدِّثُوْا عَنِّي بِمَا تَسْمَعُوْنَ. وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ. فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ وَقَالَ عَلَيَّ غَيْرَ مَا قُلْتُ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي جَهَنَّمَ يَرْتَعُ فِيْهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ بھی تم مجھ سے سنتے ہو اسے بیان کیا کرو۔ کسی شخص کے لئے بھی مجھ پر جھوٹ باندھنا جائز نہیں ہے۔ پس جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا اور میرے کہے کے علاوہ میری طرف کچھ منسوب کیا اس کے لئے جہنم میں گھر بنا دیا جائے گا جس میں وہ داخل ہوگا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا۔

٢٨/٨٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَاءَنَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا خُلَفَاؤُكُمْ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي، يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٨٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣، الرقم: ٢٥١٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٤٢/٢، الرقم: ٤٠٩٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٢/٤، الرقم: ٦٩٦١، والديلمي في مسند الفردوس، ١٢٩/٢، الرقم: ٢٦٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٤٨/١۔

٨٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧٧/٦، الرقم: ٥٨٤٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٦٢/١، الرقم: ١٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٢٦/١، والسيوطي في تدريب الراوى، ١٢٦/٢، والزيلعي في نصب الراية، ٣٤٨/١، والطبري في الرياض النضرة، ٢٦١/١، الرقم: ١٠٦۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو (دعا کرتے ہوئے) سنا: اے اللہ! ہمارے خلفاء پر رحم فرما۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے، میری احادیث اور سنت بیان کریں گے اور انہیں لوگوں کو سکھلائیں گے۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨٧/٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ رَجُلٍ تَعَلَّمَ كَلِمَةً أَوْ كَلِمَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا مِمَّا فَرَضَ اللهُ عزوجل فَيَتَعَلَّمُهُنَّ وَيُعَلِّمُهُنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی اللہ کے فرض کردہ علم میں سے ایک کلمہ، دو کلمے یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھتا ہے اور سکھاتا ہے تو وہ ضرور (اس کی بدولت) جنت میں داخل ہوگا۔''

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٨٧: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/١٥٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٤، الرقم: ١١٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١/٢١٥، والشافعي في تاريخ مدينه ودمشق، ٦٧/٣٢٩، وابن حجر في مقدمة فتح الباري، ١/٢٧٩۔

٣٠/٨٨. عَنْ أَبِي مُوْسَى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ أَصَابَ أَرْضًا. فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ. وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ. فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا. وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى. إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً. فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِيْنِ اللهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو موسیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے جس ہدایت اور علم کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس کثیر بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر برسی۔ جو عمدہ زمین تھی اس نے پانی کو جذب کر کے گھاس اور خوب سبزہ اگایا اور زمین کے جو حصے سخت تھے انہوں نے پانی کو روک لیا۔ پس اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو نفع سے نوازتا ہے کہ (اسے) پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کاشت کاری کرتے ہیں۔ اور یہی (بارش کا پانی) کسی چٹیل میدان پر پڑتا ہے تو نہ وہ اسے روکتا ہے اور نہ ہی گھاس اگاتا ہے۔ یہ (پہلی) مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ ﷻ کے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کی

٨٨: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: العلم، باب: فضل من علم وعلّم، ٤٢/١، الرقم: ٧٩، ومسلم في الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: بيان مثل ما بعث النبي ﷺ من الهدى والعلم، الرقم: ٢٢٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٩/٤، والبزار في المسند، ١٤٩/٨، الرقم: ٣١٦٩، والنسائي في السنن الکبری، ٤٢٧/٣، الرقم: ٥٨٤٣، وأبو يعلی في المسند، ٢٩٥/١٣، ٢٩٦، الرقم: ٧٣١١، وابن حبان في الصحيح، ١٧٧/١، الرقم: ٤، والمنذری في الترغيب والترهيب، ٥٥/١، الرقم: ١٢٢۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اور اس سے نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا۔ سو اس نے (اسے) سیکھا اور سکھلایا۔ اور (دوسری) مثال اس شخص کی ہے جس نے (اس ہدایت کے نزول پر اپنا) سر اٹھا کر نہ دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۱/۸۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرو اور علم کے لئے سکون و وقار سیکھو اور جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع و انکساری اختیار کرو۔‘‘ اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۹۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الْأَجْوَدِ الْأَجْوَدِ؟ اللهُ الْأَجْوَدُ الْأَجْوَدُ، وَأَنَا أَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ،

۸۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٠٠، الرقم: ٦١٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٥، الرقم: ١٧٢، وأحمد بن حنبل في الزهد، ١/١٢٠، والبيهقي في مدخل إلى السنن الكبرى، ١/٣٣٣، الرقم: ٥٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٩۔

۹۰: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٥/١٧٧، الرقم: ٢٧٩٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٣٠، الرقم: ٤٥٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٨، الرقم: ١٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٦٦، والمناوي في فيض القدير، ٣/١٠٣۔

وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً، وَرَجُلٌ جَادَ بِنَفْسِهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ حَتَّى يُقْتَلَ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سخیوں کے سخی (یعنی سب سے بڑے سخی) کی خبر نہ دوں؟ اللہ سب سخیوں سے بڑا سخی ہے اور میں اولادِ آدم میں سب سے بڑا سخی ہوں۔ میرے بعد تم میں سب سے بڑا سخی وہ شخص ہوگا جس نے اپنے علم کو (دوسروں کو) سکھلانے کے ذریعہ آگے پھیلایا۔ پس اسے قیامت کے دن (اکیلے) ایک امت کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ (دوسرا) وہ شخص (تم میں سب سے بڑا سخی) ہے جس نے اپنی جان اللہ کی راہ میں لڑا دی یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا گیا۔“

اس کو امام ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٣/٩١. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ مِثْلَ عِلْمٍ يُنْشَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں نے کوئی صدقہ بھی ایسا نہیں کیا جیسا علم کا جسے پھیلایا جاتا ہے۔“

اسے امام طبرانی نے روایت کیا۔

٣٤/٩٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ مُعَاذًا رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي

٩١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/ ٢٣١، الرقم: ٦٩٦٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٦٨، الرقم: ١٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٦٦۔

٩٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: لا تؤخذ كرائم أموال —

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّکَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذَلِکَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذَلِکَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذَلِکَ، فَإِيَّاکَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللهِ حِجَابٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے (یمن) بھیجا (تو) فرمایا: بے شک تم ایک اہلِ کتاب قوم کے پاس جاؤ گے۔ (سب سے پہلے) انہیں اس بات کی گواہی کی طرف دعوت دینا کہ اللہ ایک ہے اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ پس اگر وہ اس میں (تمہاری) اطاعت کریں تو انہیں خبر دینا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ سو اگر وہ اس میں (بھی تمہاری) اطاعت کریں، تو انہیں خبر دینا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے اغنیاء سے لیکر ان کے فقراء کو لوٹا دی جائے گی۔ پس اگر وہ اس میں (تمہاری) اطاعت کرلیں تو (یاد رکھو) لوگوں کے عمدہ

.... الناس في الصدقة، ٢/٥٢٩، الرقم: ١٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدعاء إلى الشهادتين وشرائع الإسلام، ١/٥١، الرقم: ١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٢٦، الرقم: ١٢٢٠٧، والدار قطني في السنن، ٢/١٣٦، الرقم: ٥، وابن منده في الإيمان، ١/٢٥٧، الرقم: ١١٨، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ١/١١٥، الرقم: ١١٢۔

اموال سے بچتے رہنا۔ اور مظلوم کی بد دعا سے ڈرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا (وہ شرفِ قبولیت پالیتی ہے)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٩٣/٣٥. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی الله عنه: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ. فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْماً نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ. فَقَالَ: اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا. فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ. ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللهِ، اثْنَيْنِ؟ قَالَ: فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک عورت نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد حضرات آپ کے ارشادات سے مستفید ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ ہمارے لئے بھی اپنی طرف سے کوئی دن مختص فرمائیں کہ ہم آپ کے پاس اس دن حاضر ہوں تاکہ جس علم سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا ہے اس کی

٩٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب و السنة، باب: تعليم النبي صلی الله عليه وآله وسلم أمّته من الرجال والنساء مما علمه الله، ٦/٢٦٦٦، الرقم: ٦٨٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: فضل من يموت له ولد فيحتسبه، ٤/٢٠٢٨، الرقم: ٢٦٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٥٢، الرقم: ٥٨٩٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٣١، الرقم: ٩٧٤٣.

آپ ہمیں بھی تعلیم دیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں فلاں دن، فلاں فلاں جگہ تم (سب) عورتیں جمع ہو جانا۔ پھر (جب) وہ جمع ہوگئیں تو رسول اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں اس علم کی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھلایا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: تم میں سے جو کوئی عورت اپنے آگے (توشۂ آخرت کے لئے) اپنے تین بچے بھیجے گی (یعنی اس کے تین بچے فوت ہوں گے تو) وہ اس کے لئے جہنم سے رکاوٹ بنیں گے۔ اس پر ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو ہوں تو؟ اس نے دو بار اپنا سوال دہرایا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں، دو ہوں، دو ہوں (تو بھی وہ اس کی بخشش کا سامان بنیں گے)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩٤/٣٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نِعْمَ الْعَطِيَّةُ كَلِمَةُ حَقٍّ تَسْمَعُهَا، ثُمَّ تَحْمِلُهَا إِلَى أَخٍ لَکَ مُسْلِمٍ فَتُعَلِّمُهَا إِيَّاهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین عطیہ کلمہ حق ہے جسے تو سنے پھر اسے اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے پاس لے جائے اور اسے اس کی تعلیم دے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩٥/٣٧. قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: لَا أَعْلَمُ مِنَ الْعِبَادَةِ شَيْئًا أَفْضَلَ

٩٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٤٣، الرقم: ١٢٤٢١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٦٨، الرقم: ١٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٦٦، والمناوي في فيض القدير، ٦/ ٢٨٧۔

٩٥: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى، ١/ ٣٠٩، الرقم: ٤٧١

مِنْ أَنْ يُعَلَّمَ النَّاسُ الْعِلْمَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کوئی ایسی عبادت نہیں جانتا جو لوگوں کو علم سکھانے سے زیادہ افضل ہو۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي تَعَلُّمِ الْعِلْمِ لِغَيْرِ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى

﴿اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت سے علم سیکھنے کا بیان﴾

١/٩٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِىءٌ. فَقَدْ قِيلَ. ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ....... رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص جس نے (دنیا میں) علم سیکھا اور سکھلایا اور قرآن پڑھا (قیامت کے روز) اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ پس وہ اسے اپنی نعمتیں جتوائے گا تو وہ اُن کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے شکریہ میں کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اور اسے سکھلایا اور تیری رضا کی خاطر قرآن کی قرأت کی۔ وہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے علم اس لئے حاصل کیا تاکہ عالم کہلائے اور قرآن کی

٩٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإمارة، باب: من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، ١٥١٣/٣، الرقم: ١٩٠٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٢١/٢، الرقم: ٨٢٦٠، والحاكم في المستدرك، ١٨٩/١، الرقم: ٣٦٤، وأبو عوانة في المسند، ٤٨٩/٤، الرقم: ٧٤٤١، والبيقهي في السنن الكبرى، ١٦٨/٩۔

قرأت اس لیے کی تا کہ قاری کہلائے۔ سو یہ کہا جا چکا ہے۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہو گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲/۹۷. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللهِ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے غیر اللہ کے لئے علم حاصل کیا، یا اس علم کے ذریعے (رضائے الٰہی کی بجائے کسی) اللہ کے غیر کا ارادہ کیا تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔‘‘

یہ حدیث امام ترمذی اور ابن ماجہ سے مروی ہے۔

۳/۹۸. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ

۹۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء فيمن يطلب بعلمه الدنيا، ٥/٣٣، الرقم: ٢٦٥٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم والعمل به، ١/٩٥، الرقم: ٢٥٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٥٧، الرقم: ٥٩١٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٦۔ ٦٧، الرقم: ١٨٢۔

۹۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء فيمن يطلب بعلمه الدنيا، ٥/٣٢، الرقم: ٢٦٥٤، والدارمي في السنن، ١/١١٦، الرقم: ٣٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٢، الرقم: ٥٧٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٦، الرقم: ١٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٨٤، ١٨٥۔

وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے علم اس لئے حاصل کیا کہ اس کے ذریعے علماء کے ساتھ مناظرہ وجدال کرے، یا بے وقوف لوگوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ (مال و عزت کی خاطر) لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔‘‘

اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٤/٩٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوْبَ الرِّجَالِ أَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عمدہ گفتگو کرنا اس لئے سیکھتا ہے کہ اس کے ذریعے اشخاص یا عوام الناس کے دل اپنے جال میں پھانس لے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥/١٠٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا

٩٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب: ما جاء في المتشدق في الكلام، ٤/٣٠٢، الرقم: ٥٠٠٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٢٥٢، الرقم: ٤٩٧٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٧، الرقم: ١٨٤.

١٠٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم والعمل به، ١/٩٣، الرقم: ٢٥٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٧٨، الرقم: ٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٨٢، الرقم: ١٧٧١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٦، الرقم: ١٧٩.

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَلَا لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ. فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس لئے علم نہ سیکھو کہ اس کی وجہ سے تم علماء پر فخر کرو، نہ اس لیے کہ جہلاء سے جھگڑا کرو، اور نہ اس کے ذریعے مجالس میں برتری تلاش کرو۔ پس جس نے ایسا کیا تو اس کے لئے آگ ہی آگ ہے۔''

اسے امام ابن ماجہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱/۶. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَهُوَ فِي النَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم اس لئے حاصل کیا کہ وہ اس کے ذریعے جہلاء سے جھگڑا کرے، یا اس کے باعث علماء پر فخر کرے، یا لوگوں کی توجہ اپنی جانب کرے تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔''

اسے امام ابن ماجہ، دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲/۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ

۱۰۱: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم والعمل به، ۱/۹۳، الرقم: ۲۵۳، والدارمي في السنن، ۱/۱۱۶، الرقم: ۳۷۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۶/۳۲، الرقم: ۵۷۰۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۸۳، ۱۸۴۔

۱۰۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم والعمل به،—

تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ جَهَنَّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا تاکہ وہ اس کے ذریعہ علماء پر فخر کرے، اور اس کی وجہ سے جہلاء سے جدال کرے، اور اس کے باعث لوگوں کی توجہ حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٠٣/ ٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي رِيْحَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ

.... ٩٦/١، الرقم: ٢٦٠، والدارمي في السنن، ١١٦/١، الرقم: ٣٧٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٦٦/١، الرقم: ١٨١۔

١٠٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: العلم، باب: في طلب العلم لغير الله تعالى، ٣٢٣/٣، الرقم: ٣٦٦٤، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم والعمل به، ٩٢/١، الرقم: ٢٥٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٨٥/٥، الرقم: ٢٦١٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٨/٢، الرقم: ٨٤٣٨، وأبو يعلى في المسند، ٢٦٠/١١، الرقم: ٦٣٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٧٩/١، الرقم: ٧٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٨٢/٢، الرقم: ١٧٧٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٦٥/١، الرقم: ١٧٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ٥١/١، الرقم: ٨٩، والكناني في مصباح الزجاجة، ٣٨/١، الرقم:١٠٥۔

مَاجَه.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے وہ علم حاصل کیا جس سے اﷲ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے اور اس نے اسے حصولِ دنیا کے لئے سیکھا تو قیامت کے روز جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔‘‘

یہ حدیث امام ابوداود اور ابن ماجہ سے مروی ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابُ فِي التَّرْهِيبِ مِنْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ

﴿علم کو چھپانے سے ڈرانے کا بیان﴾

۱۰۴/۱. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَتَمَ عِلْمًا مِمَّا يَنْفَعُ اللهُ بِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ أَمْرِ الدِّينِ أَلْجَمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم کی وہ بات چھپائی جس سے اللہ تعالیٰ دین کے کام میں لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آگ کی لگام ڈالے گا۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰۵/۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۱۰۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، باب من سئل عن علم فكتمه، ۱: ۹۷، الرقم: ۲٦۵، وابن أبي شيبة عن أبي هريرة رضي الله عنه في المصنف، ۵/ ۳۱٦، الرقم: ۲٦٤۵٤، وابن حبان في الصحيح، ۱/ ۲۹۸، الرقم: ۹٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/ ۲۹۳، الرقم: ۷۵۳۲، والحاكم في المستدرك، ۱/ ۱۸۲، الرقم: ۳٤٦، وعبد الله بن محمد الهروي في الأربعين في دلائل التوحيد، ۱/ ٤۳، الرقم: ۳، والنووي في شرح النووي على صحيح مسلم، ۳/ ۱۱۱۔

۱۰۵: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱/ ۲۹۸، الرقم: ۹٦، وابن أبي شيبة عن أبي هريرة رضي الله عنه في المصنف، ۵/ ۳۱٦، الرقم: ۲٦٤۵٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ۷/ ۲۹۳، الرقم: ۷۵۳۲، والحاكم في المستدرك،—

قَالَ: مَنْ كَتَمَ عِلْمًا أَلْجَمَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے علم چھپایا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز آگ کی لگام ڈالے گا۔''

اسے امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠٦/ ٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهِ كَمَثَلِ الَّذِي يَكْنِزُ الْكُنْزَ فَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم حاصل کرتا ہے اور پھر اسے (آگے) بیان نہیں کرتا اس آدمی کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے اور پھر اسے خرچ نہیں کرتا۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٧/ ٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: تَنَاصَحُوْا

.... ١/ ١٨٢، الرقم: ٣٤٦، وعبد الله بن محمد الهروي في الأربعين في دلائل التوحيد، ١/ ٤٣، الرقم: ٣، والنووي في شرح النووي على صحيح مسلم، ٣/ ١١١۔

١٠٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢١٣، الرقم: ٦٨٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٧١، الرقم: ٢٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٦٤، والمناوي فى فيض القدير، ٥/ ٥٠٩۔

١٠٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/ ٢٧٠، الرقم: ١١٧٠١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/ ٢٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٤٥،—

فِي الْعِلْمِ، فَإِنَّ خِيَانَةَ أَحَدِكُمْ فِي عِلْمِهِ أَشَدُّ مِنْ خِيَانَتِهِ فِي مَالِهِ، وَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ سَائِلُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حصولِ علم کے بارے میں ایک دوسرے کو نصیحت کیا کرو کیونکہ تم میں سے کسی ایک کی اپنے علم میں خیانت کرنا اپنے مال میں خیانت سے بدتر ہے اور بے شک قیامت کے دن اللہ عزوجل تم سے (اس علمی خیانت کے بارے میں) سوال کرے گا۔‘‘

یہ حدیث امام طبرانی سے مروی ہے۔

١٠٨/٥. عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَثْنَى عَلَى طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يُفَقِّهُوْنَ جِيْرَانَهُمْ وَلَا يُعَلِّمُوْنَهُمْ، وَلَا يَعِظُوْنَهُمْ، وَلَا يَأْمُرُوْنَهُمْ وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ؛ وَمَا بَالُ أَقْوَامٍ لَا يَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَلَا يَتَفَقَّهُوْنَ، وَلَا يَتَّعِظُوْنَ. وَاللهِ لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيْرَانَهُمْ، وَيُفَقِّهُوْنَهُمْ، وَيَعِظُوْنَهُمْ، وَيَأْمُرُوْنَهُمْ، وَيَنْهَوْنَهُمْ، وَلَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَيَتَفَقَّهُوْنَ، وَيَتَّعِظُوْنَ أَوْ لَأُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ. ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ قَوْمٌ: مَنْ تَرَوْنَهُ عَنَى بِهٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: الْأَشْعَرِيِّيْنَ هُمْ قَوْمٌ فُقَهَاءُ، وَلَهُمْ

--------- الرقم: ٢٢٥٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٧٢، الرقم: ٢٠٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٤١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/ ٤٣، والسيوطي في تدريب الراوي، ٢/ ١٤٦۔

١٠٨: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٧١، ٧٢، الرقم: ٢٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٦٤۔

جِيْرَانٌ جُفَاةٌ مِنْ أَهْلِ الْمِيَاهِ وَالْأَعْرَابِ. فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ، فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ذَكَرْتَ قَوْمًا بِخَيْرٍ، وَذَكَرْتَنَا بِشَرٍّ، فَمَا بَالُنَا؟ فَقَالَ: لَيُعَلِّمَنَّ قَوْمٌ جِيْرَانَهُمْ، وَلَيَعِظُنَّهُمْ، وَلَيَأْمُرُنَّهُمْ، وَلَيَنْهَوُنَّهُمْ، وَلَيَتَعَلَّمَنَّ قَوْمٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ، وَيَتَّعِظُوْنَ وَيَتَفَقَّهُوْنَ أَوْ لَأُعَاجِلَنَّهُمُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنُفَطِّنُ غَيْرَنَا؟ فَأَعَادَ قَوْلَهُ عَلَيْهِمْ، فَأَعَادُوْا قَوْلَهُمْ، أَنُفَطِّنُ غَيْرَنَا؟ فَقَالَ ذٰلِکَ أَيْضًا، فَقَالُوْا: أَمْهِلْنَا سَنَةً. فَأَمْهَلَهُمْ سَنَةً لِيُفَقِّهُوْهُمْ، وَيُعَلِّمُوْهُمْ، وَيَعِظُوْهُمْ. ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ [المائدة، ٥:٧٨] الْآيَةَ. رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ.

’’حضرت علقمہ بن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک روز خطاب فرمایا اور چند مسلمان گروہوں کو تعریفی کلمات سے نوازا، پھر ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے پڑوسیوں کو (دین کا) فہم نہیں سکھاتے، علم نہیں پڑھاتے، انہیں نصیحت نہیں کرتے، انہیں (نیکی کا) حکم نہیں دیتے اور نہ انہیں (بری باتوں سے) منع کرتے ہیں۔ اور اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو اپنے ہمسایوں سے علم نہیں سیکھتے، (دین کا) فہم نہیں حاصل کرتے اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! صاحبانِ علم کو اپنے ہمسایوں کو ضرور تعلیم سے آراستہ کرنا چاہیے، انہیں تدبر و فہم سکھانا چاہیے، انہیں وعظ و نصیحت کرنی چاہیے، انہیں (حصولِ علم اور نیکی کا) حکم دینا چاہیے، انہیں (جہالت و برائی سے) روکنا چاہیے اور لوگوں کو ضرور اپنے ہمسایوں سے علم حاصل کرنا چاہیے، تدبر و تفقہ سیکھنا چاہیے اور نصیحت حاصل کرنی چاہیے ورنہ میں ان کو ضرور سزا دوں گا۔ جب آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو

لوگوں نے کہا: آپ کے خیال میں وہ کون لوگ ہیں جن کا آپ نے تذکرہ فرمایا؟ (آپ ﷺ) نے ارشاد فرمایا: وہ اشعری قوم ہے جو خود تو (دین کا) فہم رکھتے ہیں جبکہ ان کے پڑوسی دیہاتی اور پانیوں (یعنی نہروں، دریاؤں) کے آس پاس رہنے والے (علم و آگہی سے عاری) لوگ ہیں۔ جب یہ بات اشعریوں کو معلوم ہوئی تو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایک قوم کا خیر کے ساتھ ذکر فرمایا اور ہمارا بُرائی کے ساتھ ذکر کیا۔ ہمارا کیا معاملہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صاحبانِ علم ضرور اپنے ہمسایوں کو تعلیم دیں، انہیں ضرور نصیحت کریں، انہیں ضرور (حصول علم و نیکی) کا حکم دیں اور انہیں ضرور (جہالت و برائی سے) منع کریں۔ اور (جاہل) لوگوں کو اپنے ہمسایوں سے ضرور علم حاصل کرنا چاہیے، نصیحت سے مستفید ہونا چاہیے اور (دین کا) فہم حاصل کرنا چاہیے ورنہ میں انہیں ضرور دنیا میں سزا دوں گا۔ اس پر اشعریوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے غیروں کو سمجھائیں؟ تو آپ ﷺ نے اپنی بات ان کے سامنے دہرائی۔ انہوں نے پھر عرض کیا: کیا ہم دوسروں کو لائق و ذہین بنائیں؟ سو آپ ﷺ نے بھی اپنا ارشاد دہرایا۔ انہوں نے عرض کیا: آپ ہمیں ایک سال کی مہلت دیجئے۔ آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت عنایت کر دی تاکہ وہ ان (دیہاتیوں اور گنواروں) کو فہم و تدبر سکھائیں، انہیں علم پڑھائیں اور انہیں وعظ و نصیحت کریں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی: ﴿بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تھا انہیں داؤد اور عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کی زبان پر (سے) لعنت کی جا چکی (ہے)﴾۔‘‘

اس حدیث کو منذری نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي مُجَانَبَةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ مِنَ الْعُلَمَاءِ

﴿خواہش پرست علماء سے اِجتناب کا بیان﴾

۱۰۹/ ۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عُلَمَاءُ هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلَانِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَذَلَهُ لِلنَّاسِ وَلَمْ يَأْخُذْ عَلَيْهِ طَمَعًا وَلَمْ يَشْتَرِ بِهِ ثَمَنًا. فَذَلِكَ تَسْتَغْفِرُ لَهُ حِيتَانُ الْبَحْرِ وَدَوَابُّ الْبَرِّ وَالطَّيْرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ. وَيَقْدَمُ عَلَى اللهِ سَيِّدًا شَرِيفًا حَتَى يُرَافِقَ الْمُرْسَلِيْنَ. وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللهِ وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا وَشَرَى بِهِ ثَمَنًا، فَذَاكَ يُلْجَمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ: هَذَا الَّذِي آتَاهُ اللهُ عِلْمًا فَبَخِلَ بِهِ عَنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ طَمَعًا، وَاشْتَرَى بِهِ ثَمَنًا، وَكَذَلِكَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت کے علماء دو قسم کے ہیں: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ علم سے نوازے تو وہ اسے لوگوں (کی بھلائی) کے لئے خرچ کرے، اس پر کوئی طمع نہ رکھے، اور نہ ہی اسے قیمتاً فروخت کرے۔ پس یہی ہے وہ جس کے لیے سمندر کی مچھلیاں، خشکی کے جانور اور

www.MinhajBooks.com

۱۰۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷/ ۱۷۱، الرقم: ۷۱۸۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/ ۷٤، الرقم: ٤۲۰۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/ ۵۵-۵٦، الرقم: ۱۲٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/ ۱۲٤۔

آسمانی فضا میں پرندے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اور وہ بندہ (روزِ قیامت) شرافت اور وقار کی حالت میں اللہ کی طرف بڑھے گا یہاں تک کہ اسے مرسلین کی سنگت نصیب ہو گی۔ اور (دوسرا) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ علم سے نوازے تو وہ اسے اللہ کے بندوں (تک پہنچانے) سے بخل کرے، اس کے معاوضے کا لالچ کرے اور اس کے بدلے قیمت وصول کرے۔ پس یہی وہ شخص ہے جسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی اور ایک ندا دینے والا بآوازِ بلند کہے گا: یہی وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا تو اس نے اسے اللہ کے بندوں کو پہنچانے سے بخل سے کام لیا، اور لالچ کرتے ہوئے اس کا معاوضہ لیا اور اسے قیمت کے بدلے فروخت کیا۔ یہ ندا اسی طرح جاری رہے گی حتی کہ اللہ ﷻ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲/۱۱۰. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛ قَالَ: تَعَرَّضْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ تَصَدَّيْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَطُوْفُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ غُفْرًا. سَلْ عَنِ الْخَيْرِ، وَلَا تَسْأَلْ عَنِ الشَّرِّ. شِرَارُ النَّاسِ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ فِي النَّاسِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت معاذ بن جبل ﷛ بیان کرتے ہیں: میرا حضور نبی اکرم ﷺ سے سامنا ہوا جبکہ آپ ﷺ طواف فرما رہے تھے۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

۱۱۰: أخرجه البزار في المسند، ۷/۹۳، الرقم: ۲٦٤۹، والطبراني في مسند الشاميين، ۱/۲٥۸، الرقم: ٤٤۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۲٤۲، والحسيني في البيان والتعريف، ۲/۷٦، الرقم: والمناوي في فيض القدير، ٤/۱٥٦۔

لوگوں میں سے کون شریر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ (ہمیں) معاف فرما۔ (اے معاذ) بھلائی کے بارے میں سوال کرو، شر (برائی) کے بارے میں سوال نہ کرو۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) لوگوں میں سے شریر وہ لوگ ہیں جو علماء میں شریر ہیں۔‘‘

یہ حدیث امام بزار اور طبرانی سے مروی ہے۔

٣/١١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ... الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی......‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/١١٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ

١١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: إثم الزناة، ٦/٢٤٩٧، الرقم: ٦٤٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٦، الرقم: ٢٦٧١، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في أشراط الساعة، ٤/٤٩١، الرقم: ٢٢٠٥، وإبن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: أشراط الساعة، ٢/ ١٣٤٣، الرقم: ٤٠٤٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٩٨، الرقم: ١١٩٦٢.

١١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: العلم، باب: كيف يقبض العلم، ١/٥٠، الرقم: ١٠٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٨، الرقم: ٢٦٧٣،—

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا. فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ. فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے بندوں (کے سینوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اٹھا لے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلا کو اپنا مقتدا بنا لیں گے۔ ان سے مسائل پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے۔ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔‘‘

یہ متفق علیہ حدیث ہے۔

١١٣/٥. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْشِکُ أَنْ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ

-------- والترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في ذهاب العلم، ٥/٣١، الرقم: ٢٦٥٢، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: اجتناب الرأي والقياس، ١/٢٠، الرقم: ٥٢۔

١١٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣١١، الرقم: ١٩٠٨، والديلمي عن معاذ بن جبل في مسند الفردوس، ٢/٣١٩، الرقم: ٣٤٤٨، والجرجاني في الكامل في ضعفاء الرجال، ٤/٢٢٧، الرقم: ١٠٤٥، والتبريزي في مشكوة المصابيح، ١/٧١، الرقم: ٢٧٦، والمقرئ في السنن الواروة في الفتن، ٣/٥٤٥، الرقم: ٢٣٦۔

تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر وہ وقت آئے گا جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رواج ہی رہ جائے گا ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی، ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلق ہوں گے ان سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لوٹ جائے گا۔''

۶/۱۱۴. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. قَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر علم کے قرآن مجید کی تفسیر کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔''

اسے امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا۔ ابو عیسی ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۱۱۴: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن، باب: ما جاء في الذي يفسر القرآن برأيه، ۱۹۹/۵، الرقم: ۲۹۵۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱۳۶/۶، الرقم: ۳۰۱۰۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۳۳/۱، الرقم: ۲۰۶۹، والنسائي في السنن الكبرى، ۳۰/۵، الرقم: ۸۰۸٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤۲۳/۲، الرقم: ۲۲۷۵۔

بَابٌ فِي التَّرْهِيبِ مِنْ أَنْ يَعْلَمَ الْإِنْسَانُ وَأَلَّا يَفْعَلَ مَا يَقُوْلُ

﴿انسان کے جانتے ہوئے اپنے کہے پر عمل نہ کرنے سے ڈرانے کا بیان﴾

١١٥/١. عَنْ أُسَامَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: يُجَاءَ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ. فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ. فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: أَي فُلَانُ، مَا شَأْنُکَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت ایک شخص کو لا کر دوزخ میں ڈال دیا

١١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: صفة النار وأنها مخلوقة، ١١٩١/٣، الرقم: ٣٠٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: عقوبة من يأمر بالمعروف ولا يفعله وينهى عن المنكر ويفعله، ٢٢٩٠/٤، الرقم: ٢٩٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٥/٥، الرقم: ٢١٨٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩٤/١٠، وعبد الله بن محمد في مسند أسامة، ١٣٣/١، الرقم: ٥٣، وابن رجب الحنبلي في التخويف من النار، ١٣٨/١۔

جائے گا۔ (شدتِ عذاب کی وجہ سے) اس کے پیٹ کی آنتیں باہر گر پڑیں گی۔ پھر وہ اس طرح گردش کرے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اہلِ دوزخ اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے: اے فلاں شخص! کیا بات ہے؟ کیا تم ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے؟ وہ شخص جواب دے گا: ہاں میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیکی نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود برے کام کرتا تھا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١١٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں اس علم سے جو نفع نہ دے، اس دل سے جو تجھ سے ڈرتا نہ ہو، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

١١٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل، ٤/٢٠٨٨، الرقم: ٢٧٢٢، والنسائي في السنن، كتاب: الاستعاذة، باب: الاستعاذة من دعاء لا يسمع، ٨/٢٨٤، الرقم: ٥٥٣٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم والعمل به، ١/٩٢، الرقم: ٢٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨٣، الرقم: ١٤٠٥٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٢٥١، الرقم: ١١٨٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤/١٢٤، الرقم: ٣٠٨٠۔

اسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١١٧/٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ. قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوْا: خُطَبَاءُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا. كَانُوْا يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے جواب دیا: یہ دنیا دار خطباء ہیں جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالانکہ وہ کتابِ (الٰہی) کی تلاوت کرتے تھے۔ کیا وہ عقل نہیں رکھتے؟“

اسے امام احمد اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

١١٨/٤. عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ

١١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٢٠/٣، الرقم: ١٢٢٣٢، وأبو يعلى في المسند، ٦٩/٧، الرقم: ٣٩٩٢، والطيالسي في المسند، ٢٧٤/١، الرقم: ٢٠٦٠، وعبد بن حميد في المسند، ٣٦٧/١، الرقم: ١٢٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٨٣/٢، الرقم: ١٧٧٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٦٥/٣، الرقم: ٣٥٠٨۔

١١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٥٠/٢٢، الرقم: ٤٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٧٤/١، الرقم: ٢١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٨٥/١، والمناوي في فيض القدير، ٤٣٢/٢، ٤٣٣۔

أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَنْطَلِقُوْنَ إِلَى أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَيَقُوْلُوْنَ: بِمَ دَخَلْتُمُ النَّارَ؟ فَوَاللهِ، مَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ إِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ: إِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَلَا نَفْعَلُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چند جنتی چند دوزخیوں کے پاس سے گزریں گے تو ان سے پوچھیں گے: تم کس وجہ سے دوزخ میں چلے گئے حالانکہ ہم تو تم ہی سے (بھلائی اور نیکی کے کام) سیکھ کر جنت میں داخل ہوئے ہیں؟ اہلِ دوزخ جواب دیں گے: ہم جو کچھ کہتے تھے (اس پر) عمل نہیں کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١٩/٥. عَنْ جُنْدُبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيَحْرِقُ نَفْسَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ عالم جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو تو روشنی دیتا ہے لیکن خود کو جلاتا ہے۔''

یہ حدیث امام طبرانی سے مروی ہے۔

١١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٦٥، الرقم: ١٦٨١، الشيباني في الأحاد والمثاني، ٤/٢٩٣، الرقم: ٢٣١٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٤٧، الرقم: ٢١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٨٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٥١٠۔

١٢٠/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت لوگوں میں سب سے شدید عذاب میں مبتلا وہ عالم ہوگا جسے اُس کے علم نے نفع نہ دیا ہوگا“

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

١٢١/٧. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَثَلُ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسَى نَفْسَهُ مَثَلُ الْفَتِيْلَةِ تُضِيءُ عَلَى النَّاسِ وَتَحْرِقُ نَفْسَهَا. رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ.

”حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے (خود اس پر عمل نہیں کرتا) اس کی مثال اس شمع کی طرح ہے جو لوگوں کیلئے روشنی مہیا کرتی ہے اور اپنے آپ کو

١٢٠: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٥، الرقم: ٥٠٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٨٥، الرقم: ١٧٧٨، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٧١، الرقم: ١١٢٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٧٥، الرقم: ٢١٩۔

١٢١: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٧٤، الرقم: ٢١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٦٥، الرقم: ١٦٨١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٨٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٥١٠، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٤/٢٩٣، الرقم: ٢٣١٤۔

جلاتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام منذری نے روایت کیا ہے۔

١٢٢/٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُوْنَ قَلْبُهُ مَعَ لِسَانِهِ سَوَاءً، وَيَكُوْنَ لِسَانُهُ مَعَ قَلْبِهِ سَوَاءً، وَلَا يُخَالِفَ قَوْلُهُ عَمَلَهُ، وَيَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

رَوَاهُ الْمُنْذَرِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل اس کی زبان کے مطابق نہ ہو جائے اور اس کی زبان اس کے دل کے حال کے مطابق نہ ہو جائے اور اس کا قول اس کے عمل کی مخالفت نہ کرے اور اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو جائے۔‘‘

اس حدیث کو منذری نے روایت کیا اور کہا ہے کہ یہ حدیث اصبہانی سے مروی ہے۔

١٢٢: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٧٥، الرقم: ٢٢٣، وفي ٣/١٦٦، الرقم: ٣٥١٥۔

بَابٌ فِي أَنَّ قَبْضَ الْعِلْمِ مِنْ عَلامَاتِ الْقِيَامَةِ

﴿علم کا اُٹھایا جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے﴾

۱۲۳/۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَن يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ... الحديث.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی......‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲۴/۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ

۱۲۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: إثم الزناة، ۶/۲۴۹۷، الرقم: ۶۴۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ۴/۲۰۵۶، الرقم: ۲۶۷۱، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في أشراط الساعة، ۴/۴۹۱، الرقم: ۲۲۰۵، وابن ماجه فى السنن، كتاب: الفتن، باب: أشراط الساعة، ۲/ ۱۳۴۳، الرقم: ۴۰۴۵، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۳/ ۹۸، الرقم: ۱۱۹۶۲۔

۱۲۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: إثم الزناة، ۶/۲۴۹۷، الرقم: ۶۴۲۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع ــــ

أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم کا اٹھ جانا، جہالت کا چھا جانا، شراب نوشی اور زنا کا ظہور قیامت کی علامات میں سے ہے۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٢٥/٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کیا میں تمہارے سامنے حضور نبی

.... العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٢٠٥٦/٤، الرقم: ٢٦٧١، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في أشراط الساعة، ٤٩١/٤، الرقم: ٢٢٠٥۔

١٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: إثم الزناة، ٢٤٩٧/٦، الرقم: ٦٤٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٢٠٥٦/٤، الرقم: ٢٦٧١، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في أشراط الساعة، ٤٩١/٤، الرقم: ٢٢٠٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: أشراط الساعة، ٢/ ١٣٤٣، الرقم: ٤٠٤٥۔

اکرم ﷺ سے سنی ہوئی حدیث بیان نہ کروں! میرے بعد تمہیں کوئی شخص حضور نبی اکرم ﷺ سے سنی ہوئی حدیث بیان نہیں کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کا اٹھ جانا، جہالت کا ظہور، زنا کا عام ہونا، شراب نوشی، مردوں کا کم ہونا اور عورتوں کا باقی رہنا، حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد کا نگران ہونا، قیامت کی علامات میں سے ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۲۶/ ٤. عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ بَيْنَ يَدَی السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’ابو وائل کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ رضي الله عنهما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت سے چند دن پہلے علم اٹھ جائے گا، جہل پھیل جائے گا اور بکثرت خونریزی ہوگی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۲۷/ ٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَتَقَارَبُ

۱۲٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: إثم الزناة، ٦/ ٢٤٩٧، الرقم: ٦٤٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/ ٢٠٥٦، الرقم: ٢٦٧١، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في أشراط الساعة، ٤/ ٤٩١، الرقم: ٢٦٥٢۔

۱۲۷: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: إثم الزناة،ـــ

الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ: قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم اٹھ جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے، (دلوں میں) بخل ڈال دیا جائے گا، ہرج بکثرت ہو گا، صحابہ نے پوچھا ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کشت و خون۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٢٨/٦. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ، وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى

----٦/٢٤٩٧، الرقم: ٦٤٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٦، الرقم: ٢٦٧٢، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن، باب: ما جاء في أشراط الساعة، ٤/٤٩١، الرقم: ٢٦٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: المقدمة، باب: إجتناب الرائي والقياس، ١/ ٢٠، الرقم: ٥٢۔

١٢٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٣، الرقم: ٢٢٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/ ٢٢٠، الرقم: ٧٨٧٥، والقضاعي في مسند الشهاب عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ، ١/١٨٨، الرقم: ٢٧٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦، الرقم: ٤٠٢٢، و٣/٧٣، الرقم: ٤٢٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٥٦، الرقم: ١٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٢، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣١، الرقم: ٨٤۔

وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ هٰكَذَا، ثُمَّ قَالَ: اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الْأَجْرِ وَلَا خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر یہ (دین کا) علم (حاصل کرنا) لازم ہے اس سے پہلے کہ یہ قبض کر لیا جائے اور اس کا قبض ہونا اس کا اٹھا لیا جانا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر فرمایا: عالم اور متعلم اجر میں برابر کے شریک ہیں اور (ان کے علاوہ) باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے روایت کیا۔

١٢٩/٧. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: خُذُوْا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ قَالُوْا: وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ يَا نَبِيَّ اللهِ، وَفِيْنَا كِتَابُ اللهِ قَالَ: فَغَضِبَ لَا يُغْضِبُهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ ثَكِلَتْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ أَوَ لَمْ تَكُنِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيْلُ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمْ شَيْئًا. إِنَّ ذِهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ. إِنَّ ذِهَابَ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت ابو اُمامہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم کے اُٹھ جانے سے قبل اس کو حاصل کرلو۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! علم کیسے اُٹھ

١٢٩: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٨٩، الرقم: ٢٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٣٢، الرقم: ٧٩٠٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٦٥، الرقم: ٢٨٢٧، والقزويني في الإرشاد، ٢/٦٥١، الرقم: ١٨٤، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ١/١٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٨٧.

جائے گا حالانکہ کتاب اللہ ہمارے پاس موجود ہے۔ صحابی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جلال میں آ گئے، اللہ تعالی آپ کو غضب میں نہ لائے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری مائیں تمہیں کھوئیں، کیا بنی اسرائیل کے پاس تورات اور انجیل نہیں تھیں لیکن وہ کتب اُنہیں گمراہ ہونے سے محفوظ نہ رکھ سکیں۔ (آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: خبردار) بے شک صاحبانِ علم کا اُٹھ جانا حقیقت میں علم کا اُٹھ جانا ہے، بے شک صاحبانِ علم کا اُٹھ جانا حقیقت میں علم کا اُٹھ جانا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو اِمام دارمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

بَابٌ فِي أَنَّ الْعِلْمَ سَيُرْفَعُ بِذَهَابِ الْعُلَمَاءِ

﴿علماء کے چلے جانے سے علم کے اُٹھا لیے جانے کا بیان﴾

١٣٠/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاهُمُوْهُ انْتِزَاعًا، وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ. فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ، يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُوْنَ بِرَأْيِهِمْ. فَيُضِلُّوْنَ وَيَضِلُّوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ علماء کو علم عطا کرنے کے بعد اسے (سینوں سے) نہیں چھین لے گا۔ بلکہ وہ علماء کو ان کے علم سمیت اٹھانے کے ساتھ علم کو (اپنے) ان (بندوں) سے اٹھا لے گا۔ پھر باقی جاہل لوگ رہ جائیں گے جن سے فتویٰ طلب کیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے۔ چنانچہ وہ (لوگوں کو) گمراہ کریں

١٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يذكر من ذم الرأي وتكلف القياس، ٦/٢٦٦٥، الرقم: ٦٨٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٨، الرقم: ٢٦٧٣، والترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في ذهاب العلم، ٥/٣١، الرقم: ٢٦٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٢٦، الرقم: ٦٥١١، والدارمي في السنن، ١/٨٩، الرقم: ٢٣٩، وابن الجعد في المسند، ١/٣٩٢، الرقم: ٢٦٧٧، والمحاملي في الأمالي، ١/٣٣٧، الرقم: ٣٦٩، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/٣٤٣، الرقم: ٣٢٤۔

گے اور (خود بھی) گمراہ ہوں گے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/١٣١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے لوگوں (کے دلوں) سے کھینچ لے بلکہ علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا امیر بنا لیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے (لہٰذا) خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ

١٣١: أخرجه والبخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يذكر من ذم الرأي وتكلف القياس، ٦/٢٦٦٥، الرقم: ٦٨٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٨، الرقم: ٢٦٧٣، والترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في ذهاب العلم، ٥/٣١، الرقم: ٢٦٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٢٦، الرقم: ٦٥١١، والدارمي في السنن، ١/٨٩، الرقم: ٢٣٩، وابن الجعد في المسند، ١/٣٩٢، الرقم: ٢٦٧٧، والمحاملي في الأمالي، ١/٣٣٧، الرقم: ٣٦٩، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/٣٤٣، الرقم: ٣٢٤۔

ترمذی کے ہیں۔

۳/۱۳۲. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي، بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَسَاءَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. قَالَ عُرْوَةُ: فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُءُوسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّوْنَ وَيُضِلُّوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بھتیجے! مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حج کے موقع پر ہمارے پاس سے گزرنے والے ہیں، تم ان سے ملاقات کر کے سوالات کرنا کیونکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے بہت علم حاصل کیا ہے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ میں نے ان

۱۳۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ما يذكر من ذم الرأي وتكلف القياس، ٦/٢٦٦٥، الرقم: ٦٨٧٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ٤/٢٠٥٨، الرقم: ٢٦٧٣، والترمذي في السنن، كتاب: العلم، باب: ما جاء في ذهاب العلم، ٥/ ٣١، الرقم: ٢٦٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٢٦، الرقم: ٦٥١١، والدارمي في السنن، ١/٨٩، الرقم: ٢٣٩، وابن الجعد في المسند، ١/٣٩٢، الرقم: ٢٦٧٧، والمحاملي في الأمالي، ١/٣٣٧، الرقم: ٣٦٩، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/٣٤٣، الرقم: ٣٢٤۔

سے ملاقات کی اور ان سے ان چند باتوں کے متعلق سوالات کیے جن کے بارے میں وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث بیان کرتے تھے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ اسی اثناء میں انہوں نے یہ ذکر کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کے (دلوں سے) علم نہیں نکالے گا، البتہ علماء کو اٹھا لے گا اور ان کے ساتھ علم کو اٹھا لے گا اور لوگوں میں جاہل سردار رہ جائیں گے جو بغیر علم کے جواب دیں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

یہ حدیث متفق علیہ اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٤/١٣٣. عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ: ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذِهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ؟ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِءُهُ أَبْنَاءَنَا، وَيُقْرِءُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ أَوَ لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارَى يَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ لَا يَعْلَمُوْنَ بِشَيءٍ مِمَّا فِيْهِمَا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی ہولناک چیز کا تذکرہ کیا اور فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب علم جاتا رہے گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو پڑھاتے

١٣٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الفتن، باب: ذهاب القرآن والعلم، ٢/١٣٤٤، الرقم: ٤٠٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٦٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٢٦٥، الرقم: ٥٢٩١، وابن ضحاك الشيباني في الأحاد و المثاني، ٤/٥٤، الرقم: ١٩٩٩۔

ہیں اور ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ فرمایا: زیاد! تیری ماں تجھے کھوئے، میں تو تجھے مدینہ کے فقیہ تر لوگوں میں سے سمجھتا تھا، (مگر تعجب ہے کہ تم تو اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھ پائے آخر تمہیں علم کے اٹھ جانے پر تعجب کیوں ہونے لگا)۔ کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل نہیں پڑھتے، لیکن ان کی کسی بات پر بھی تو عمل نہیں کرتے (اسی بد عملی اور زبانی جمع خرچ کے نتیجہ میں یہ اُمت بھی وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی، بس باقی قیل و قال رہ جائے گا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٣٤/٥. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ. إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا، وَلٰكِنَّهُمْ أَوْرَثُوا الْعِلْمَ. فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظِّهِ. وَمَوْتُ الْعَالِمِ مُصِيْبَةٌ لَا تُجْبَرُ وَثُلْمَةٌ لَا تُسَدُّ، وَهُوَ نَجْمٌ طُمِسَ. مَوْتُ قَبِيْلَةٍ أَيْسَرُ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علماء، انبیائے کرام کے وارث ہوتے ہیں۔ بے شک انبیاء نے دینار اور درہم کا (کسی کو) وارث نہیں بنایا بلکہ انہوں نے تو وراثت میں علم چھوڑا۔ پس جس نے علم حاصل کیا اس نے اپنا حصہ پا لیا۔ عالم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کا ازالہ نہیں ہو

www.MinhajBooks.com

١٣٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٣، ٢٦٤، الرقم: ١٦٩٩، وابن حبان فى الصحيح، ١/٢٨٩، الرقم: ٨٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٠، الرقم: ١٤٩، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٣/٤٦٢۔

سکتا اور ایسا خلا ہے جسے پر نہیں کیا جا سکتا اور وہ ایک ستارہ (کی مثل) ہوتا ہے جو غروب ہو جاتا ہے۔ ایک قبیلہ کی موت (کا بوجھ اٹھانا) کسی عالم کی موت سے زیادہ آسان ہوتا ہے۔''

اس کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۵/۶. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُرْفَعَ، وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ هَكَذَا، ثُمَّ قَالَ: اَلْعَالِمُ وَالْمُتَعَلِّمُ شَرِيْكَانِ فِي الْأَجْرِ وَلَا خَيْرَ فِي سَائِرِ النَّاسِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو امامہ رضی الله عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر یہ (دین کا) علم (حاصل کرنا) لازم ہے اس سے پہلے کہ یہ قبض کر لیا جائے اور اس کا قبض ہونا (علماء کی موت کے سبب) اس کا اٹھا لیا جانا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر فرمایا: عالم اور متعلم اجر میں برابر کے شریک ہیں اور (ان کے علاوہ) باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا۔

۱۳۵: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ۱/۸۳، الرقم: ۲۲۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۲۲۰، الرقم: ۷۸۷۵، والقضاعي في مسند الشهاب عن أبي الدرداء رضی الله عنه، ۱/۱۸۸، الرقم: ۲۷۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۱٦، الرقم: ٤۰۲۲، و ۳/۷۳، الرقم: ٤۲۰٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/٥٦، الرقم: ۱۲۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۱۲۲، والكناني في مصباح الزجاجة، ۱/۳۱، الرقم: ۸٤۔

١٣٦/٧. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ ذِهَابُ الْعِلْمِ أَنْ يُنْزَعَ مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ وَلَكِنَّ ذِهَابَ الْعِلْمِ ذِهَابُ الْعُلَمَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ رَاهَوَيْه.

’’حضرت عمر بن الخطاب، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: علم کا اٹھ جانا یہ نہیں ہے کہ اسے سینوں سے نکال لیا جائے بلکہ علم کے اٹھ جانے سے مراد دراصل علماء کا اٹھا لیا جانا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن راہویہ نے بیان کیا ہے۔

١٣٧/٨. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يُذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ. عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يَفْتَقِرُ إِلَيْهِ أَوْ يُفْتَقَرُ إِلَى مَا عِنْدَهُ إِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ أَقْوَامًا يَزْعَمُوْنَ أَنَّهُمْ يَدْعُوْنَكُمْ إِلَى كِتَابِ اللهِ وَقَدْ نَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّعَمُّقَ وَعَلَيْكُمْ بِالْعَتِيْقِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: علم کے اٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو، علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہو جائیں، خوب مضبوطی سے علم

١٣٦: أخرجه ابن راهويه في المسند، ١/٣٢٩، الرقم: ٣١٧۔

١٣٧: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب: من هاب الفتيا وكره التنطع والتبدع، ١/٦٦، الرقم: ١٤٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٥٢، الرقم: ٢٠٤٦٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٧٠، الرقم: ٨٨٤٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤١، الرقم: ٢٢٣٦۔

حاصل کرو، تمہیں کیا خبر کہ کب اس کی ضرورت پیش آ جائے اور آدمی کو اپنے حاصل کردہ علم سے استفادہ کرنا پڑے۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا دعوی یہ ہوگا کہ وہ تمہیں قرآنی دعوت دیتے ہیں، حالانکہ کتاب اللہ کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہوگا۔ اس لئے علم پر مضبوطی سے قائم رہو نئی باتوں، اور بے سود موشگافی اور لایعنی غور و خوص سے بچو (سلف صالحین کے) پرانے راستہ پر قائم رہو۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

۹/۱۳۸. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خُذُوا الْعِلْمَ قَبْلَ أَنْ يُّقْبَضَ فَإِنَّ قَبْضَ الْعِلْمِ ذِهَابُ الْعُلَمَاءِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَالْقَزْوِيْنِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ.

’’حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو قبل اس کے کہ اسے اٹھا لیا جائے۔ پس بے شک علم کا اٹھا لیا جانا دراصل علماء کا اٹھا لیا جانا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، طبرانی اور قزوینی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ قزوینی کے ہیں۔

۱۰/۱۳۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا ذِهَابُ الْعِلْمِ؟ قُلْنَا:

۱۳۸: أخرجه الدرامي في السنن، ۸۹/۱، الرقم: ۲۴۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۳۲/۸، الرقم: ۷۹۰۶، والبيهقي عن أبي درداء في شعب الإيمان، ۷۳/۲، الرقم: ۱۱۹۶، والقزويني في الإرشاد، ۶۵۱/۲، الرقم: ۱۸۴، وابن أبي عاصم عن أبي درداء في الزهد، ۱۴۴/۱، وابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ۱۹۴/۱۔

۱۳۹: أخرجه الدارمي في السنن، ۹۰/۱، الرقم: ۲۴۳، وأحمد بن حنبل في۔۔۔

لا. قَالَ: ذِهَابُ الْعُلَمَاءِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو کہ علم کے اٹھا لیئے جانے سے کیا مراد ہے؟ ہم نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد علماء کا اٹھا لیا جانا ہے۔''

اس روایت کو امام دارمی اور امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

-------- المسند، ١/٢٢٣، الرقم: ١٩٤٦، وابن عبد البر في التمهيد، ١/٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٢٠، الرقم: ١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٠٢، وابن حجر العسقلاني عن عبد الله بن مسعود في فتح الباري، ١٣/٢٨٦۔

مصادر التخریج

۱. **القرآن الحکیم۔**

۲. **ابن أبی شیبہ،** أبو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳. **ابن أبی عاصم،** أبوبکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ الزھد۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

٤. **ابن جعد،** أبو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۵. **ابن جوزی،** أبو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوۃ۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء

٦. **ابن حبان،** أبو حاتم محمد بن حبان بن أحمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۷. **ابن حجر عسقلانی،** أحمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن أحمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸. **ابن حجر عسقلانی،** أحمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن أحمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ لسان المیزان۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات

۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٩. **ابن خزیمہ،** أبو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

١٠. **ابن راشد،** معمر بن راشد الأزدی (۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

١١. **ابن راہویہ،** أبو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

١٢. **ابن رجب حنبلی،** أبو الفرج عبد الرحمن بن أحمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

١٣. **ابن عبد البر،** أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ التمہید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

١٤. **ابن عبدالبر،** أبو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ جامع بیان العلم و فضلہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء

١٥. **ابن عدی،** عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد أبو أحمد الجرجانی (۲۷۷ھ۔۳۶۵ھ)۔ الکامل فی ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۸ء۔

١٦. **ابن عساکر،** أبو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔

۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

١٧. **ابن قیسرانی**، أبو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن أحمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/ ۱۰۵۶۔۱۱۱۳ء)۔ تذکرۃ الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

١٨. **ابن کثیر**، أبو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

١٩. **ابن ماجہ**، أبو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٢٠. **ابن مبارک**، أبو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/ ۷۳۶۔۷۹۸ء)۔ کتاب الزھد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢١. **ابن مندہ**، أبو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

٢٢. **أبوداود**، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

٢٣. **أبو علا مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفۃ الأحوذی۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٢٤. **أبوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٢٥. **أبو محاسن**، أبو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشکل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٢٦. **أبونعیم،** أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ تاريخ أصبهان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٢٧. **أبونعیم،** أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ حلية الأولياء و طبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٢٨. **أبونعیم،** أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ المسند المستخرج على صحيح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

٢٩. **أبو یعلی،** أحمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

٣٠. **أبو یعلی،** أحمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المعجم۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریۃ، ١٤٠٧ھ۔

٣١. **أحمد بن حنبل،** أبو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٣٢. **أزدی،** ربیع بن حبیب بن عمر بصری، الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب۔ بیروت، لبنان، دار الحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٣٣. **إسماعیلی،** أبو بکر أحمد بن إبراہیم بن إسماعیل إسماعیلی (٢٧٧۔٣٧١ھ)۔ معجم الشيوخ أبي بكر الإسماعيلي۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، مکتبۃ العلم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٣٤. **بخاری،** أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/٨١٠۔

۸۷۰ء) ۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۵. **بخاری**، أبو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء) ۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۳۶. **بخاری**، أبوعبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء) ۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دارالقلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۷. **بزار**، أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۳۸. **بغوی**، أبو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ شرح السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۳۹. **بیہقی**، أبوبکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۴۰. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ الزھد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹۶ء۔

۴۱. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء) ۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء + مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۴۲. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۳. **بیہقی**، أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء) ۔ المدخل الی السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب

الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

٤٤. **ترمذی**، أبو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٤٥. **جرجانی**، أبو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤٦. **حاکم**، أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

٤٧. **حاکم**، أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

٤٨. **حسینی**، إبراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ البیان و التعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٤٩. **حکیم ترمذی**، أبو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الأصول فی أحادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٥٠. **خطیب بغدادی**، أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥١. **خطیب بغدادی**، أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ۱۴۰۳ھ۔

٥٢. **خطیب تبریزی**، ولی الدین أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۷۴۱ھ)۔ مشکوۃ

المصابیح۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

٥٣. **دارمی**، أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٥٤. **دارقطنی**، أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸٦ھ/ ۱۹٦٦ء۔

٥٥. **دیلمی**، أبو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ الفردوس بمأثور الخطاب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸٦ء۔

٥٦. **ذهبی**، شمس الدین محمد بن أحمد الذھبی (٦۷۳۔۷۴۸ھ)۔ میزان الإعتدال فی نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٥٧. **ذهبی**، شمس الدین محمد بن أحمد الذھبی (٦۷۳۔۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسستہ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٥٨. **رویانی**، أبو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱٦ھ۔

٥٩. **زیلعی**، أبو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷٦۲ھ)۔ نصب الرایۃ لأحادیث الهدایۃ۔ مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٦٠. **سعید بن منصور**، أبو عثمان الخراسانی، (۲۲۷ھ)۔ السنن۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ۱۴۱۴ھ۔

٦١. **سمعانی**، منصور بن محمد بن عبدالجبار السمعانی أبو المظفر (۴۲٦۔۴۸۹ھ)۔ أدب الاملاء والاستعلاء۔ لبنان، بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م۔

٦٢. **سیوطی**، جلال الدین أبو الفضل عبد الرحمٰن بن أبی بکر بن محمد بن أبی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

٦٣. **شافعی**، أبو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٦٤. **شیبانی**، أبو بکر أحمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ الآحاد و المثانی۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٦٥. **صیداوی**، محمد بن أحمد بن جمیع، أبو الحسین (۳۰۵۔ ۴۰۲)۔ معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ۔

٦٦. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ مسند الشامیین۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

٦٧. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٦٨. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

٦٩. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

٧٠. **طبرانی**، سلیمان بن أحمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٧١. **طبری**، أبو عباس أحمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ تہذیب الآثار۔ دار الکتب العصریہ۔

۷۲. **طبری،** أبوعباس أحمد بن محمد، (۶۹۴ھ)۔ الریاض النضرۃ۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۷۳. **طیالسی،** أبوداود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۷٤. **عبد بن حمید،** أبو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۷۵. **عبد الرزاق،** أبو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۷٦. **عجلونی،** أبو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفا و مزیل الألباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۷۸. **قرطبی،** أبوعبد اللہ محمد بن أحمد بن محمد بن یحیٰی بن مفرج أموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

۷۹. **قزوینی،** عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین فی أخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۸۰. **قضاعی،** أبوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ مسند الشہاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۸۱. **قنوجی،** صدیق بن حسن القنوجی (۱۲۴۸۔۱۳۰۷ھ)۔ أبجد العلوم الوشي المرقوم في بیان أحوال العلوم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۷۸ء۔

۸۲. **کنانی،** أحمد بن أبي بکر بن إسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجۃ۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

٨٣. **الالکائی،** أبو قاسم هبۃ اللہ بن حسن بن منصور (٤١٨ھ)۔ شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الکتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الرياض، سعودی عرب، دار طيبہ، ١٤٠٢ھ۔

٨٤. **مالک،** ابن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ بن أبي عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣۔ ١٧٩ھ/ ٧١٢۔٧٩٥ء)۔ الموطأ۔ بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

٨٥. **محاملی،** حسين بن إسماعيل الضبي أبو عبداللہ (٢٣٥۔٣٣٠ھ)۔ أمالي المحاملي۔ دمام، اردن: دار ابن القيم، ١٤١٢ھ۔

٨٦. **مزی،** أبو الحجاج يوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن يوسف بن عبد الملک بن يوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/ ١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ تهذيب الکمال۔ بيروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

٨٧. **مسلم،** ابن الحجاج أبو الحسن القشيری النيسا بوری (٢٠٦۔ ٢٦١ھ/٨٢١۔٨٧٥ء)۔ الصحيح۔ بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي۔

٨٨. **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (٦٤٣ھ)۔ الأحاديث المختارة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضۃ الحديثيہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٨٩. **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (٦٤٣ھ)۔ الأحاديث المختارة۔ فضائل بيت المقدس۔ شام: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٩٠. **مقرئی،** أبو عمرو عثمان بن سعيد دانی (٣٧١۔٤٤٤ھ)۔ السنن الواردة فی الفتن۔ الرياض: سعودی عرب، ١٤١٦ھ۔

٩١. **مناوی،** عبدالرؤف بن تاج العارفين بن علی بن زين العابدين (٩٥٢۔١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ فيض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ،

۱۳۵۶ھ۔

.٩٢ **منذری**، أبو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد الله بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

.٩٣ **نسائی**، أحمد بن شعیب، أبو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

.٩٤ **نسائی**، أحمد بن شعیب، أبو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

.٩٥ **نووی**، أبو زکریا، یحیٰی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

.٩٦ **ہیثمی**، نور الدین أبو الحسن علی بن أبی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

.٩٧ **ہیثمی**، نور الدین أبو الحسن علی بن أبی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

www.MinhajBooks.com